علم حکمت اصول انصاف اور اخلاقی مضامین سے پُر ہے اور اُنکی
باتون سے ایک اعلی سیرچشمی اور ایک باریک نازکخیالی اور دقیق تیزفہمی
اور ایک عجیب پختہ کاری کی بو آتی ہے جیسے ہندوستان مین راجا
بہوج کا زمانہ علم کی قدردانی اور ہر قسم کی تہذیب و شائستگی کے لئے
مشہور تہا ویسا ہی ایران کے لیئے نوشیروان کا زمانہ تہا۔
نوشیروان کے خیالات کی مسلمانون نے اکثر قدر کی ہے اور انہین
کے وجہ سے اوسکا نام ہندوستان مین مشہور ہوا ہے اب کیا خوب ہے
کہ جو اس کتاب کے ذریعہ سے یہان اوسکے خیالات کی بہی قدر ہو اور ہمارے
دیسی سردار اور رئیس اوسکی ریاست اور سیاست کے مجرب طریقون
پر عمل کرکے ہر دل عزیز ہونے اور عادل کہلانے مین کوشش کرین

وزیروں کے حال پر توجہ رکھنا تاکہ وہ اپنے کاموں کو سچائی سے کیا کریں
اور یہ بھی اوسیکا قول ہے کہ یہ تین چیزیں تمام بھلائیوں کی سر دفتر ہیں
اول تواضع بے توقع - دوسری بخشش بے منت - تیسرے خدمت
بلا امید یاداشت -

خاتمہ

نوشیروان کا یہ تمام حال ہمنے مختلف کتب تواریخ سے لکھا ہے اور ہمیں
جہان نکتہ چینی کا موقع پایا ہے نکتہ چینی کی ہے اور جہاں جہاں رائے
دینے کی جگہہ دیکھی وہاں اپنی رائے لگادی ہی نوشیروان واقع میں دنیا کے
نامور بادشاہوں سے گزرا ہے اوسکی سوانح عمری میں مورخوں نے
جو اکثر باتیں صرف اوسکا جاہ و جلال بڑہانیکے لئے داخل کر کے اوسکی
مہمات کو بہت کچھہ وسیع اور مبالغہ آمیز کر دیا ہی اگر اون سب سے قطع نظر
کیجائے تو بھی نوشیروان کی عظمت اور شوکت میں کچھہ فرق نہیں آسکتا ہی
کیونکہ صرف ایک عدل اوسکا ایسا تہا کہ جسنے اوسکو تمام دنیا کے بادشاہوں
پر فوقیت بخشی ہے اور اب تک وہ عدل اور انصاف کے باب میں ضرب المثل ہی
اوسکی تواریخ مہذب اور شائستہ بادشاہوں کی سوانح عمری کے مانند

اپنا ستر دونون ہاتہون سے چہپالیا لوگون نے کہا تو نے بازار مین توکسی
غیر محرم سے شرم نہین کی اور اب اپنے باپ سے مونہہ چہپاتی ہی اوس نے
جواب دیا کہ عورتین مردون سے مونہہ چہپاتی ہین اور اس شہر مین میرے
باپ کے سوا اور کوئی مرد نہین ہتا - بزرجمہر کی نصیحتین کتابون مین بہت
بہت لکہی گئی ہین اور واقع مین وہ ایسا ہی شخص ہوا ہے کہ اوسکی ہر ایک بات
عین نصیحت ہے ایکدن نوشیروان کی مجلس مین فلاح ملک اور صلاح ملت
کے بارہ مین گفتگو ہوتی تہی جب سب موبد لوگ اپنی اپنی کہہ چکے تو بزرجمہر
نے ان بارہ کلمون پر اختصار کیا - اول شہوت اور غضب سے پرہیز
۲ ہر قول اور فعل مین سچائی - ۳ ہر کام مین عقلمندون سے مشورہ - ۴ امیرون
اور عالمون کی حسب مراتب تعظیم - ۵ نیک اور بد کے کامونکی پاداش اور کیفر
۶ قیدیون کی تحقیقات تاکہ سزاوار مقتول اور بیقصور رہا ہو - ۷ سوداگرون
کے لئے امن اور بازار کا رواج - ۸ حدود کی مضبوطی اور رعیت کے
ساتہہ سلوک نیک - ۹ لشکر کو بڑہانا اور ہتیارونکو جمع کرنا - ۱۰ بہائی بیٹونکی عزت
کرنا اور انکی کامونکو اصلاح دینا - ۱۱ جاسوسون کو ہر طرف چہوڑنا تاکہ وہ
اچہی بری خبرون سے بادشاہ کو مطلع کرتے رہین - ۱۲ مصاحبون اور

اور اوس یہودیکو بھی پکڑوا دیا بادشاہ نے ثبوت کے بعد دونوں کو سولی پر چڑہا کر
تیرہ روز کروا دیا اور یہودا اور اوسکے بیٹوں کے بیقصور مارے جانے سے بہت پشیمانی
ظاہر کی اور آیندہ کے لئے توبہ کر لی۔

بزرجمہر کا بقیہ حال

فردوسی نے تو یہ لکھا ہے کہ بزرجمہر نوشیروان کے مرنے سے ایک مہینہ کے بعد
مر گیا مگر مولف ناسخ التواریخ یوں لکھتا ہے کہ عجم کے بادشاہوں کا قاعدہ تھا کہ
وہ کسی چھر النفین قوم کی ایک شیر خوارہ لڑکی کو لیکر اپنے وزیروں ہی سے پرورش کروا
تے تھے تاکہ جب کسی بادشاہ کو لڑکی دینے کی ضرورت ہو تو اوسے دیدیں یہ لڑکی
بادشاہ عجم کی لڑکی کہلاتی تھی بزرجمہر کے گھر میں بھی ایسی ہی ایک لڑکی تھی ایکدن
اوس سے اور بزرجمہر کی لڑکی سے لڑائی ہو گئی بزرجمہر کی لڑکی نے کہا کہ تو
جنگلو کی لڑکی ہو کر میرا سامنا کرتی ہے اوس لڑکی نے یہ بات فوراً نوشیروان سے
جا کر کہدی نوشیروان نے بزرجمہر کو بلا کر کہا کہ تو نے ستر سلطنت کو فاش
کر دیا ہے تیرے باپ نے بھی میرے باپ سے بغاوت کی تھی یہ کہکر اوسکو
سولی پر چڑہا دیا اور فرمایا کہ اوسکی بیٹی کو بے پردہ کر کے تمام شہر میں پھراویں
جب اوسکو اسطرح پھرا لے پھرا لے اور اوس سولی کے پاس لائے تو اوس نے

کیا خزانہ کو عمارت مین صرف کرین جب ایسا کیا تو ان دونون گروہ کو مثل اپنے
دونون ہاتہونکے پایا کہ اگر ایک کو کچہہ درد ہو تو اوسکا اثر دوسرے کو بہی پہونچ جاوے
نوشیروان کے عہد مین ایک عجیب مقدمہ جادو کا واقع ہوا مختصر ذکر اوسکا یہ ہی کہ
نوشیروان کے حاجب یزدان کو بہبود وزیر سے عداوت تہی اوسنے ایک جادوگر
قوم یہودی سے اپنا بہید کہا یہودی نے کہا کہ مجکو ایسا جادو یاد ہی کہ جس چیز کو دیکہہ
لون وہ زہر ہو جاوے یزدان اوسکو باورچیخانہ مین لیگیا اور اوسنے ایک
شیر کے پیالے کو اپنی نظر کی تاثیر سے زہر بنا دیا جب کہانا بادشاہ کے آگے گیا
تو یزدان نے عرض کی کہ کہانا بغیر امتحان کیئے نہین کہانا چاہیئے یہ سنکر بہبود وزیر کے
بیٹے جو جوان سالا تہے آگے بڑہے اور کہانے کو چکہنے لگے مگر جونہی دودہ کا گہونٹ
پیا اون کی جان نکل گئی ۔ نوشیروان نے غضب مین آکر بہبود کو بہی مروا ڈالا
اور اوسکا گہر لوٹ لیا ۔ ایکدن نوشیروان شکار کو گیا اور گہوڑون کے پشت کے
داغ مین بہبود کا نام دیکہہ کر اوسکو یاد کرنے لگا اسی اثنائین جادو کا ذکر آیا یزدان
نے عرض کی کہ جادو برحق ہی جادوگر لوگ دودہ کو زہر بنا دیتے ہین بادشاہ اوس وقت
تو کچہہ نہ بولا مگر جونہی واپس آیا اوسنے یزدان سے پوچہا کہ سچ کہدے کہ تو نے اوس
دودہ مین کیا جادو کیا تہا ورنہ مارا جائیگا اوسنے ڈر کر وہ بہید بہی کہدیا اور اوس

اور اوس یہودی کو بھی پکڑوا دیا بادشاہ نے ثبوت کے بعد دونوں کو سولی پر چڑھا کر تیر دوز کروا دیا اور یہود اور اوسکے بیٹوں کے بیقصور مارے جانی سے بہت پشیمانی ظاہر کی اور آئندہ کے لیئے توبہ کرلی۔

بزرجمہر کا بقیہ حال

فردوسی نے تو یہ لکہا ہے کہ بزرجمہر نوشیروان کے مرنیسے ایک مہینہ کے بعد مرگیا مگر مولف ناسخ التواریخ یوں لکہتا ہے کہ عجم کے بادشاہوں کا قاعدہ تہا کہ وہ کسی صحرا نشین قوم کی ایک شیر خوارہ لڑکی کو لیکر اپنے وزیروں سے پرورش کروا تے تہے تا کہ جب کسی بادشاہ کو لڑکی دینے کی ضرورت ہو تو اوسے دیدیں یہ لڑکی بادشاہ عجم کی لڑکی کہلاتی تہی بزرجمہر کے گہر میں بہی ایسی ہی ایک لڑکی تہی ایکدن اوس میں اور بزرجمہر کی لڑکی سے لڑائی ہو گئی بزرجمہر کی لڑکی نے کہا کہ تو جنگلیوں کی لڑکی ہو کر میرا سامنا کرتی ہے اوس لڑکی نے یہ بات فوراً نوشیروان سے جاکر کہدی نوشیروان نے بزرجمہر کو بلوا کر کہا کہ تونے ستر سلطنت کو فاش کر دیا ہے تیرے باپ نے بہی میرے باپ سے بغاوت کی تہی یہ کہکر اوسکو سولی پر چڑہا دیا اور فرمایا کہ اسکی بیٹی کو بے پردہ کر کے تمام شہر میں پہراویں جب اوسکو اسطرح پہرا لیے پہر اوس سولی کے پاس لائے تو اوس نے

بھلا کریا فائدہ کو عمارت مین صرف کرین جب ایسا کیا تو ان دونون گروہ کو مثل انکے
دونون ہاتہونکے پایا کہ اگر ایک کو کچہہ درد ہو تو اوسکا اثر دوسرکو بہی پہونچ جاوے
نوشیروان کے عہد مین ایک عجیب مقدمہ جادو کا واقع ہوا مختصر ذکر اوسکا یہ ہی کہ
نوشیروان کے حاجب زردان کو بہبود وزیر سی عداوت تہی اوسنے ایک جادوگر
قوم یہودی سے اپنا بہید کہا یہودی نے کہا کہ مجکو ایسا جادو یاد ہی کہ جس چیز کو دیکہ
لون وہ زہر ہو جاوے زردان اوسکو باورچیخانہ مین لیگیا اور اوسنے ایک
شیر کے پیالے کو اپنی نظر کی تاثیر سے زہر بنا دیا جب کہانا بادشاہ کے آگے گیا
تو زردان نے عرض کی کہ کہانا بغیر امتحان کی نہین کہانا چاہیئے یہ سنکر بہبود وزیر کے
بیٹے جو خوان سالار تہے آگے بڑہے اور کہانے کو چکہنے لگے مگر جون ہی دودہ کا گہونٹ
پیا اون کی جان نکل گئی۔ نوشیروان نے غضب مین آکر بہبود کو بہی مروا ڈالا
اور اوسکا گہر لوٹ لیا۔ ایکدن نوشیروان شکار کو گیا اور گہوڑون کے پشت کے
ولغ مین بہبود کا نام دیکہہ کر اوسکو یاد کرنے لگا اسی اثنا مین جادو کا ذکر آیا زردان
نے عرض کی کہ جادو برحق ہی جادوگر لوگ دودہ کو زہر بنا دیتے ہین بادشاہ اوسوقت
تو کچہہ نہ بولا مگر جب ہی واپس آیا اوسنے زردان سے پوچہا کہ سچ کہدے کہ تو نے دودہ
مین کیا جادو دیکہا ورنہ مارا جائیگا اوسنے ڈر کر وہ بہید بہی کہدیا اور اوس

اور عتاب کو موقع موقع سے کام مین لانا پھر کہا کہ آدمی کو جو شرف حیوانات کی نسبت ہے وہ عقل کے سبب سے ہی نہ مال کے سبب سے اور عقل کو شرف حکمت سے ہے نہ جاہ سے اور حکمت کو شرف خداشناسی سے ہی نہ بحث مباحثہ سے خداشناسی کو شرف رضا اور عبادت سے ہے نہ خالی باتون سے اور کہا کہ جو چار چیز کو بس مین رکھے تو کبھی ملول نہو۔ اول جلدی دوسرے سستی تیسرے غرور چوتھے لجاج اور فرمایا حرص ترس عار اور قرض یہ چار چیزین روح کو ہلاک کردیتی ہین اور کہا کہ بادشاہون سے بیرحمی عالمون سے حرص دولتمندون سے بخل جوانون سے کاہلی بوڑہون سے رعنائی عورتون سے بے شرمی نہایت بری چیز ہے اور فرمایا کہ ای فرزند مین نے جو عدل کیا تہہ مداومت کی تو اوسکا ثمرہ بزرگون سے زیادہ پایا چنانچہ جسدن مین بادشاہ ہوا مین نے جانا کہ اُمرا اور سپاہی تو زمینداروں کے کارکن ہین اور زمیندار اونکے۔ کیونکہ سپاہیون کا قیام زمیندار ونکے محاصل سے ہے اور زمینداروں کی استقامت سپاہیون کی قوت سے پس مینے اہل زراعت سے اسقدر محاصل لیا کہ جو سپاہیون کی ضروریات کو کافی تہا اور اونکے پاس اسقدر چھوڑا کہ وہ اپنی روٹی کپڑے کا کام

حق ہمارے اوپر یہ ہے کہ ہم اون کے کامون مین سخت گیری نکرین تاکہ وہ اپنا
بوجھہ غریبون کے اوپر نہ ڈالین اور رعایا کا حق یہ ہے کہ ہم ہر وقت اونکی بہلائی کو
سوچا کرین بزرگون کو چاہیئے کہ زیر دستون کی رعایت کرین اور زبردستانکی
خدمت کیونکہ سلطنت کا مدار بزرگون کے وجود پر اور بزرگی کا مدار زیر دستونکی
اطاعت پر ہے نوشیروان نے یہ قانون مقرر کیا تہا کہ نالایق کو علم نہ پڑہاوین
اور ناکس کو قضا اور عاملی کے اوپر نصیب نکرین ایکوقت ایک دولتمند نے ایک غریب
آدمی کے منہہ پر طمانچہ مارا اور ایک سپاہی ایک دکان سے کچھہ اوٹھا کر کہا گیا نوشیروان
نے دونون کو مروا ڈالا بزرجمہر نے عرض کی کہ تہوڑے تہوڑے جرم پر ایسی سخت
سزائین دینا آپ جیسے منصف اور عادل بادشاہ سے بہت عجیب بات ہے
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ سزا مینے شیطانون کو دی ہے نہ انسانون کو۔ نوشیروان کا
قول ہے کہ فاضلترین بادشاہون کو وزیر سے اور عاقل ترین عورتونکو شوہر سے
اور بہترین گہوڑون کو کوڑے سے اور نیکوترین شمشیر کو صیقل سے گزیر نہین ہے
نوشیروان نے ہرمز کو ولیعہد کرتے وقت یہہ نصیحتین کی تہین کہ سلطنت کا مدار
پانچ چیز پر ہوتا ہے اول مملکت کی حراست دوئم شریعت کی پیروی سیوم
نیکون کو نیکی کے ساتہہ رکہنا چہارم بدون کو بدی کی سزا دینا پنجم لطف

دنیا مین جو کچھ اچھا برا واقع ہو اوس سے واقفیت رکھتا ہو اور دوست و دشمن کو
پہچان سکے اور بے آزار ہو۔ نوشیروان کا قول ہے کہ جسدن ہوا چلے اوسدن
سونا اور جسدن ابر ہو اوسدن شکار کو جانا اور جسدن مینہہ برسے اوسدن شراب
پینا چاہیے اور دہوپ کا دن خلقت کا کام کرنے کے لیئے ہے۔ ناسخ التواریخ
مین لکھا ہے کہ نوشیروان اتنا بڑا بادشاہ ہوا ہے کہ اوسکی مجلس مین اکثر اوقات
پانچ کرسیان بچہائی جاتی تہین۔ ایک پر سوسندی خاقان چین بیٹہتا تہا
ایک پر پرتاب چند بادشاہ ہند بیٹہتا تہا اور ایک پر ستایانس قیصر روم اور ایک پر
اینال باقوی خان خان ترکستان اور پانچوین کرسی پر بزرجمہر بٹہایا جاتا تہا۔
نوشیروان جب بادشاہون کو نامہ لکھتا تہا تو پہلے اونکو خدا کے غضب سے ڈراتا تہا
اور اوسکی تہدیدین لکہے پیغمبرون اور بادشاہون کے قصہ جات کو بیان کرتا
اور پہر اپنی فتوحات اور عدالت کا ذکر لاتا اور خط کے اخیر مین اوس بادشاہ کے
وزیر یا کسی اور بڑے ملازم کو یاد کرتا اور خاتمہ پر انشا اللہ لکھتا وہ اپنے عالمون اور
عہدہ دارونکو یہ نصیحت کیا کرتا تہا کہ عالم لوگونکو معزز رکہین دو دفعہ اون کے گہر
جاوین اور بڑے بڑے کام بغیر اون کی حضوری کے نکرین دیندارونکا حق
بہت ہوتا ہے کہ ہماری عبادت اون کی رہنمائی سے مقبول ہوتی ہے عالمون کا

کہلا بہیجا تہا کہ تو روٹی مت پکایا کر ہمارا مکان خراب ہوتا ہے ہم تجکو پکی پکائی
روٹی بہیجا کرینگے اوسنے جواب دیا کہ میرے جہوپڑے کے دہوئیں سے بادشاہ
کا مکان خراب نہین ہوتا بلکہ اوسکی شوکت بڑہتی ہی کیونکہ خلق اللہ تعجب سے دیکہی
کہ ایسے بڑے عالیشان بادشاہ کے دولتخانہ مین اوسکی ہمسایہ بڑہیا کے جہوپڑے
کا دہوان اٹہتا ہے اور بادشاہ بسبب منصفی کے اوسکو منع نہین کرسکتا ہی تو بادشاہ
کے خوف سے کیسکو کسیکے اوپر ظلم کرنے کی جرأت ہوگی اور میرے گہر کے دہوئین
کی سیاہی انکی انصاف اور آپ کے عمارت کے نام کو قیامت تک روشن رکہی گی
جب مینے بڑہیا کی یہ بات سُنی توپہر اوس سے کچہہ شکایت نہین کی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
نے اسی مطلب کو قطعہ ہذا مین داخل کیا ہی **قطعہ** آن پیر لاشہا کہ بپردند زیر خاک
خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند بد زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گرچہ بسے گزشت کہ نوشیروان نماند بد نوشیروان سے پوچہا کہ بزرگ کسکو کہتے ہین
جواب دیا کہ جو سخی ہو پہر پوچہا کہ عقل بہتر ہے یا بادشاہی - فرمایا عقل بہتر ہی کیونکہ
اوسکے ذریعہ سے بادشاہی حاصل ہوسکتی ہی پہر پوچہا کہ کون بادشاہ قابل
تعریف ہے فرمایا کہ جو خلقت کو داد و دہش سے خوش رکہے - اور فریادیون کی
بہت جلد شنوائی کرے اور سرداری اوسکو دے کہ جو سرداری کے قابل ہو اور

زمین کی ہے کہ جب تک وہ خود پانی سے پیٹ نہین بہر لیتی ہے تب تک اوس سے کچھہ نہین ہو سکتا ہے - نوشیروان نے مداین مین ایک بہت عمدہ عمارت بنوائی تھی جسکے آثار اب بہی وہان موجود ہین چنانچہ ایک شاعر نے کہا ہے ۵ خرابی حسن عمل بین کہ روزگار ہنوز - خراب می نکند بارگاہ کسری را ٭ مشہور ہے کہ اوس عمارت کے ایک کونے مین ایک بوڑہیا کا مکان واقع تہا نوشیروان نے اوس سے بہت کہا کہ تو یہ مکان ہمکو دیدے تو ہماری عمارت جورس ہو جائیگا اور ہم اسکے عوض بلکہ اس سے بہی بہتر مکان بنوا دینگے بوڑہیا نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مین تو سارا جہان بادشاہ کے پاس دیکھہ سکتی ہون اور بادشاہ میرے پاس ایک جہونپڑا بہی نہین دیکھہ سکتا منصف بادشاہ اس جواب سے ایسا قایل ہوا کہ اوس نے بوڑہیا کے مکان کو چہوڑکر اپنا محل بنوا لیا اور کچھہ عرصہ کے بعد اوسمین جاکر ایک بڑا دربار کیا اور خلق اللہ کو کہانا کہلایا بعدہ اپنے مہمانون سے پوچہا کہ اس ایوان مین کوئی نقص تو باقی نہین رہگیا ہے اوسوقت قیصر کے ایلچی نے عرض کیا کہ بڑا نقص تو یہ ہے کہ اسمین فلان طرف سے دہوان آتا ہے اور مکانونکو کالا کرتا ہے نوشیروان نے کہا کہ وہ ہر ایک بوڑہیا کا جہونپڑا ہے وہ جب روٹی پکاتی ہی تو اوسکے چولہے کا دہوان اس عمارت مین آتا ہے مینے اوس سے

مخبری کے لیئے بہی جاسوس بہیجے اورجب اونہون نے آکر ہر ایک کی ستمگاری
کاحال عرض کیا تو نوشیروان نے یکبارگی اونکو گرفتار کرکے بجلئے اون سے
خداترس اور نیک بخت آدمیون کو مقرر کیا نوشیروان کی ذات مین علاوہ الصاف
کے اوربہت خوبیان تہین چنانچہ تاریخ گزیدہ مین لکہا ہے کہ ایکدن اوسکے جشن
مین کہ جہان اوسکے سب امیر او اقربا حاضر تہے ایک معزز شخص نے بادشاہ کے
سامنے سے ایک سنہری پیالا چرالیا نوشیروان نے اوس سے کچہہ نہ کہا جب
مجلس برخاست ہوئی تو ساقی نے کہا کہ جب تک پیالہ نہین ملجائیگا مین تمکو
نہین جانے دونگا نوشیروان نے کہا تو عبث شور کرتا ہے کیونکہ جسنے پیالہ لیا ہے وہ
نہ دیگا اور جسنے دیکہا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اوس شخص نے پیالہ کو بیچکر اچہے اچہے
کپڑے بنائے اور چند روز بعد اونکو پہنکر نوشیروان کی مجلس مین گیا نوشیروان نے
اشارہ سے پوچہا کہ کیا یہ لباس اوسی مین سے بنایا ہے اوسنے دامن اوٹہاکر
دکہایا کہ جناب یہہ سب کچہہ اور موزے وغیرہ بہی اوسی مین سے بنا ہے نوشیروان نے
ہنسکر ہزار دینار اوسکو دیئے اور اوسے اپنے مصاحبون مین داخل کیا - ایک
دفعہ نوشیروان سے کسی نے یہہ عرض کی کہ جب تک آپکے وزیر اپنا فائدہ نہین
کرلیتے آپکے کام مین دل نہین لگاتے نوشیروان نے کہا اونکا حال مثل

حضرت عمر - خلیفہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مین مسلمان ہونے سے پہلے
تجارت کیا کرتا تہا ایکدفعہ چور میرا مال چورالیگئے مین نوشیروان کی بارگاہ مین فریادی گیا
نوشیروان نے مجکو ایک مکان مین ٹہرا دیا مین چالیس دن تک وہان رہا ہر روز
ایکدفعہ دربار مین ہوآیا کرتا تہا اکتالیسوین روز جو مین باہر سے اپنے مکان مین آیا
تو مین نے دیکہا کہ میرا مال معہ چالیس درم نقد کے رکہا ہوا ہے اور اوسکے پاس
ایک ہاتہہ بہی کٹا ہوا پڑا ہے اور ایک پرچہ مین لکہا ہے کہ یہہ تمہارا مال ہے اور یہ چور کا
ہاتہہ ہے اور یہ چالیس درم تمہارے چالیس دن کے خرچہ کے ہین - نوشیروان
اپنی تواریخ مین بیان کرتا ہے کہ مینے ایکدن جوانی مین دیکہا کہ ایک شخص نے کتے کو
ڈہیلا مارا جس سے اوسکی ٹانگ ٹوٹ گئی وہ شخص چند قدم چلا تہا کہ ایک گہوڑے
نے لات مار کر اوسکی ٹانگ توڑ دی گہوڑا کچہہ دور چلا تہا کہ ایک سوراخ مین ٹہوکر کہا کر لنگڑا
ہوگیا - یہ ماجرا دیکہکر ایسی عبرت ہوئی کہ مین نے اوسیوقت انصاف پر کمر باندہی -
روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ نوشیروان کی عملداری مین گیدڑ بہت ہوگئے تہے اور
وہ رات کو دار الخلافہ کے قریب آکر چلایا کرتے تہے نوشیروان نے وزیر سے پوچہا
تو اوسنے عرض کی کہ شغالون کا اسطرح بولنا جور اور ظلم کے واقع ہونے پر دلالت
کرتا ہے نوشیروان نے یہ سنکر خود بہی عدل اختیار کیا اور اپنے ماتحت حکام کے

ذخیرہ یادگار چھوڑا اوس سے ایک مہینے کے بعد بزرجمہر نے وفات پائی اور وہ نیکی
اور عدالت کا زمانہ اسطرح[1] گزر گیا۔ یہ واقعہ ۵۷۹ء مطابق [illegible] میں واقع ہوا۔
نوشیروان ایشیا کے نیکنام بادشاہوں سے ہو گزرا ہے اوسکے عدل اور اخلاق
کے آثار بہت سی کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ غیر کفو مورخوں
نے بھی اوسکے نام کو عزت کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ ہر دل عزیزی اوسکو انصاف
کرنے سے حاصل ہوئی تھی اور اوسنے سلطان عادل خطاب پایا تھا۔

---

[1] شمشیر خانی میں لکھا ہے کہ نوشیروان کی دخمہ قبر کے گرد چہار طرف بہی چار سوار طلسم کے بنا کر کھڑے
کر دیئے تھے جب کوئی اونکے سامنے آتا تھا تو وہ فوراً اوسکے اوپر حملہ کرتے تھے بغداد کا خلیفہ مامون رشید
جو ۸۱۳ء میں تخت نشین ہوا تھا دخمہ بان کی ایک ایسی راہ بتلانے سے اندر گیا کہ اوپر کسیطرح کا
آسیب نہیں آیا اور اوسنے اندر جاکر دیکھا کہ نوشیروان کا لاشہ جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام بدن
اوسکا درست ہے مگر کپڑے گل گئی ہیں مامون خلیفہ نے ایک نئی پوشاک جو مشک و عنبر سے معطر کی
گئی تھی پہنائی اور عادل ہونیکی وجہ سے اوسکی لاشہ کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور جب ادہر ادہر دیکھا
تو اوسکے زانو کے تلے ایک نوشتہ پایا جس میں یہ لکھا تھا کہ ایک وقت عرب اور عجم کا بادشاہ ہمکو دیکھنے
آئیگا جسکی تعظیم ہمارا بیجان جسم نہیں کرسکیگا مگر ہم نے اوسکی تعظیم و تواضع کے لیے اوسکو فلان کونے میں
خزانہ رکھ دیا ہے وہ اوسکو لیلے اور ہمکو معذور رکھے مامون رشید یہ حال معلوم کرکے وہ خزانہ وہانسے لے آیا۔

تب اوسکو ولیعہدی کی سند بادشاہ نے اس مضمون سے لکھہ دی ۔ قباد کے
بیٹے نوشیروان کی طرف سے اوسکے نوجوان فرزند ہرمز کو معلوم ہو کہ مین نے
اپنے چھوٹے بیٹون سے تجکو دو وجہ سے ولی عہدی کیواسطے منتخب کیا ہے
اول یہ کہ تو سب مین بڑا ہے دوسرے یہ کہ امتحان کے وقت تیری فضیلت
اور لیاقت موبدون کے نزدیک بخوبی ثابت ہوگئی ہے میرے باپ نے مجھکو بھی
انیس برس کی عمر مین ولی عہد کیا تہا اسیطرح اب مین ۷۴ برس کی عمر مین تجکو
ولیعہد کرتا ہون مجھے یقین ہے کہ میرے بعد تو میرے عدل اور نیکنامی کو تازہ رکھیگا
اور سواے راستی و حق پرستی کے دوسرا شیوہ اختیار نکریگا اور یہ بات یاد رکھنے
کے قابل ہے کہ جو بادشاہ اپنے عدل اور اخلاق سے رعایا کو خوش رکھتا ہے
وہی ہمیشہ شاد رہتا ہے ۔ پھر شہنشاہ نے اپنی تجہیز و تکفین کے باب مین وصیت
کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب مین مرجاؤن تو میرا شکم چاک کرکے بعد اخراج خون
اور امعا کے اوسمین مشک اذفر اور کافور بہر دینا اور میرا مقبرہ ایسے موقع پر تعمیر کرانا
جہان کرگس کا گذر ہوا ور وہان میری اور میری سپاہ اور میری بارگاہ کی تصویرین
لگا دینا اور میرے مرنیکے بعد خاندان مین دو مہینے تک کوئی خوشی نہونے پاوے
ایک برس بعد اس وصیت کے شہنشاہ نے دنیا کو خیر باد کہا اور اپنی نیکنامی اور منصفی کا

دنیا کے گئے نوشیروان ایک سرحدار کو واسطے اتصال اشیائی مذکور کے وہان چھوڑکر مدائن مین آگیا اسعرصہ مین یمن کا بادشاہ مسروق تہا اوسکے ظلمون کی شکایات نوشیروان تک پہونچی نوشیروان نے اوسکو معزول کرکے سیف ذی یزن کو تخت پر بٹہایا جب یمن اسطرح نوشیروان کا مطیع ہوگیا تو اوسنے درمیان کوہستان حبش اور اراضی یمن واقع ساحل بحر کے ایک اور دیوار بنائی-

نوشیروان کے چھہ بیٹے تہے جن مین ہرایک علم ادب فضل اور دانائی مین مثل اپنے باپ کے تہا جب نوشیروان کی عمر ۷۴ برس کی ہوئی تو اوسنے اپنے بڑے بیٹے ہرمز کو ولیعہد کیا مگر قبل اسکے کہ اوسکو ولیعہدی کا خلعت ملے بادشاہ کے حکم سے ایک محفل عالمون اور فاضلون کی جمع ہوئی اور اوسنے بزرجمہر کی سرپرستی مین ہرمز کے علم اور عقل کا امتحان لیا جب اوسنے اونکے سوالات کے معقول جواب دیئے تو سبنے متفق اللفظ ہوکر بادشاہ کے روبرو سفارش کی

ناسخ التواریخ مین لکہا ہی کہ نوشیروان نے صلح منظور کرکے شرایط کو بزرجمہر کی راے پر چھوڑ دیا جبکہ بزرجمہر نے کہا کہ قیصر ہر سال ۳۰ لاکہہ دینار اور دو کرور درم اور پانسو زرہ اور ستہ جامہ رومی بہیجا کرے اور خود بہی ہنگام طلب حاضر ہوا کرے - اسبات کا عہدنامہ لکہا گیا اور دونون بادشاہون کی مہر ہوکر دونو اپنے اپنے ملک کو چلے گئے - ۱۲ ار

بہت دور ہے اگر حکم ہو تو قرب و جوار کے شہرون سے قرض لے لین بادشاہ نے
کہا لے لو وہان سے قریب ایک شہر تہا بزرجمہر نے اپنے معتمدون کو روانہ کیا جب
وہ وہان پہونچکر قرض کے باب مین سوداگرون سے گفتگو کرنے لگے تو ایک موچی نے
پوچہا کہ کتنے درم لوگے اونہون نے کہا کہ چالیس لاکہہ اوسنے کہا مین دونگا اور
گہر پہچاکر چالیس لاکہہ درم تول دیئے اور یہ درخواست کی کہ میرا لڑکا پڑہا لکہا ہے
بادشاہ اوسکو اپنے دربار مین کوئی عہدہ بخشے تو عین خاوندی ہے جب خزانہ بادشاہ
کے پاس پہونچا تو اوسنے خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے عہد مین ایسی آسودگی ہے کہ
ایک ادنی موچی نے مجکو چالیس لاکہہ درم قرض دیے ہم اوسکو ایک لاکہہ درم
انعام دینگے مگر جب یہ سنا کہ وہ اپنے بیٹے کے لیئے ایسی درخواست کرتا ہے تو بہت
خفا ہوا اور اوسکے درم سب واپس کر دیئے اور کہا کہ جب موچیون کے بیٹے اکابر
عہدہ دار ہونگے تو اشراف لوگ کیا اونکی جوتیان سیدہی کرینگے مین کبہی ایسا نہین
کرونگا - بعد اس جملہ معترضہ کے بیان یہ ہے کہ نوشیروان کی آمد سے روم
مین ہلچل پڑگئی اور چالیس نامور سردار روم کے تیس تیس ہزار دینار لیکر نوشیروان کے
پاس آئے اور اونہون نے قیصر کی ناتجربہ کاری کا عذر کر کے بدستور خراج دینے کا وعدہ
کیا اور علاوہ اسکے دیبای رومی کے ہزار تہان اور دس چرم گاؤ مملو دینار زر

بچے نہیں ہوا تیسرے دفعہ بھی عورت ہی ملی جو کواری تھی بزرجمہر ان شگونوں کو دیکھ کر
بادشاہ کے پاس گیا اور وہان روم کے ایلچی نے وہ صندوق اوسکے ہاتھ مین دیکر
پوچھا کہ بتاؤ اس مین کیا ہے اوسنے بیساختہ کہدیا کہ اسمین تین موتی ہین منجملہ اونکے
ایک سفتہ ہے اور ایک نیم سفتہ اور تیسرا ناسفتہ ہے نوشیروان نے جو اوسکو کھولا
تو ویسے ہی تینون موتی نکلے یہ تماشا دیکھکر سب محفل دنگ ہو گئی اور ایلچی نے
بزرجمہر کی رسائی پر نہایت آفرین کی - کچھ عرصہ کے بعد قیصر مر گیا نوشیروان نے
اوسکا بہت غم کیا اور اوسکے بیٹے[1] کو تعزیت کا خط لکھا جو کہ اوسمین قیصر کا القاب
درجہ مساوی سے کچھ کم تھا اسلیئے اوسنے بہت برا مانا اور خط کو ایکطرف پھینکدیا اور
ایلچی کی بھی کچھ خاطر نہ کی اس بے اعتنائی سے نوشیروان بہت چڑا اور واسطے
گوشمالی قیصر کے مدائن سے روانہ ہوا اور شہر حلب و قلعہ سغیلا پر قبضہ کیا وہان قیصر
سے لڑائی ہوئی گو نوشیروان نے فتح پائی اور تیس ہزار بردے ساتھ اوسکو ملے مگر پھر
بھی دونون بادشاہ اپنے لشکرون کے گرد خندق کھود کر بیٹھ گئے تب خزانچی
نے نوشیروان سے عرض کیا کہ خزانہ بہت کم رہگیا ہے بادشاہ نے بزرجمہر کو حکم دیا
کہ مازندران کے خزانہ سے روپیہ لے آوے بزرجمہر بولا کہ مازندران یہان سے

[1] اس قیصر کا نام جسٹی نین دویم تھا جو ۵۶۵ عیسوی مین تخت نشین ہوا تھا - ۱۲ ر

تکالیف سے تھک کر ایک ندی کے کنارہ درختون کے سایہ مین سو گیا تو بزرجمہر
اوسکے سرہانے پر بیٹھا تھا کہ کچھہ دیر بعد ایک مرغ آیا اور بادشاہ کے جوشن کے
موتیونکو چگ کر اوڑ گیا یہ جوشن اوسکے بازو سے نکلکر زمین پر پڑا ہوا تھا بزرجمہر یہ ماجرا
دیکھکر بہت حیران ہوا اتنے مین نوشیروان اوٹھہ بیٹھا اور جوشن کا حال پوچھنے لگا
مگر بزرجمہر نے خوف کے مارے کچھہ جواب نہین دیا تب بادشاہ نے اوسکو چور سمجھکر
قید کر دیا بزرجمہر نے قید مین ایسا صدمہ اوٹھایا کہ اوسکی آنکھین اندھی ہو گئین اور
ایک عرصہ تک وہان پڑا رہا جب اوسکی تقدیر پلٹی تو قیصر روم کا ایلچی ایک مقفل
صندوق لیکر آیا اور نوشیروان سے بولا کہ آپکے ہان دنیا بھر کے عقلمند موجود ہین
لیکن جو اس مقفل صندوق کی خبر نہین بتائی گئی تو قیصر آیندہ آپکو خراج نہین دیگا
نوشیروان نے ایک ہفتہ کی مہلت لیکر اپنے پنڈتون سے کہا کہ علم کے زور سے
معلوم کرو کہ اس مین کیا ہے مگر یہ بات کسی سے بتائی نہین گئی تب نوشیروان نے
بزرجمہر کو بلوایا اور جب وہ زندان سے روانہ ہوا تو اپنے ایک ہمراہی سے بولا کہ
جو کوئی میرے سامنے آوے تو مجھہ سے کہدینا اول دفعہ ایک عورت ملی جب
بزرجمہر نے پوچھوایا کہ تیرے خاوند ہے یا نہین اوسنے کہا کہ خاوند بھی ہے اور لڑکا بھی
[illegible] ایک عورت سامنے آئی [illegible]

دانی گہاس ڈہونڈتے پہرتے ہو وہ یہی کتاب ہے برزویہ یکر بادشاہ کے
پاس گیا اور اوسنے کلیلہ دمنہ کی درخواست کی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ایسی
چیز ہے کہ آجتک کسیکو نہین دکہلائی گئی ہی مگر چونکہ نوشیروان کی خاطر عزیز ہے
اسلئے تم کو دکہلاوینگے لیکن تم اس کو یہین دیکہہ لینا برزو کا حافظہ ایسا قوی تہا
کہ وہ دن بہر مین جسقدر مضمون اوس کتاب کا ہند کے وزیر سے سنتا تہا
رات کو وہ سب زبان دری مین لکہکر خفیہ نوشیروان کے پاس بہجدیتا تہا
اس ترکیب سے اوسنے سب کتاب کا ترجمہ نوشیروان کے پاس بہیجدیا نوشیروان اوسکو
دیکہکر درجہ غایت خوش ہوا اور اوسنے برزو کی درخواست کے موافق انعام
دیکر اوس کتاب کو بزرجمہر سے پہلوی مین لکہوایا بعدہ اوسکا ترجمہ عربی مین ہوا
پہر فارسی مین لکہی گئی پہر رودکی شاعر نے اوسکو نظم کیا بعد ازان اور بہت ترجمے
اوسکے مختلف زبانون مین ہوئے چنانچہ اب اوسکی ہیئت اسقدر بدلگئی ہے کہ یہ نہین
معلوم ہوتی کہ کسی ہندی کتاب کا ترجمہ ہے۔ دنیا مین یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے
کہ حالت کسیکی یکسان نہین رہتی ہر کمال کو آخر زوال ہوتا ہے مطابق اسکے بزرجمہر کا
حال ہوا کہ ایکدم مین مسند اقبال سے بند نکال مین گرفتار ہوگیا۔ تشریح اوسکی
یہ ہے کہ وہ ایکدن بادشاہ کے ہمراہ شکار کو گیا تہا اور جب بادشاہ دوڑ دہوپ سے

کیا وہ قنوج مین آیا اور اوسنے بادشاہ ہند کو وہ خریطہ دیکر تحایف مذکورۂ پیش کیئے اور اپنے آنے کا سبب بیان کیا بادشاہ نے اپنے معتمدون کو اوسکے ہمراہ کیا وہ اونکو ساتھہ لیکر کوہستان مین گیا اور وہان کے نباتات کا پتا پتا دیکھہ مارا کہین اوس دوا کا پتہ نہین لگا تب وہ بیدل ہوکر کہنے لگا کہ اگلے لوگ عجب جہوٹے تہے جنہون نے تواریخ مین ایک فرضی دوا کی تعریف لکہہ کر مجہکو ناحق دق کیا اور اب مین اپنے بادشاہ سے اسقدر شرمندہ ہون کہ مرو رفتن نہ رائے ماندن یہ سنکر اوسکے ہمراہی پنڈتون نے کہا کہ ہمارے یہان ایک پرانا آدمی ہے جو اگلے حالات کو بخوبی جانتا ہے تم اوسکے پاس چلو وہ تمہاری مشکل آسان کردیگا برزو اوسکے پاس گیا اور بولا کہ مین ایران سے اوس دوا کی تلاش کو آیا تہا کہ جس سے مردہ زندہ ہوجاتا ہے وہ باوجود تلاش عظیم کے مجکو میسر نہین ہوئی معلوم نہین کہ اگلے لوگون نے کیا سمجکر ایسا لکہا اوسنے کہا کہ اسبات کا مطلب یہ نہین ہے کہ جو تم سمجہے ہو بلکہ یہان پہاڑ سے مراد عقل ہے اور گہاس سے مراد عقل کی بات ہے اور مردہ سے مقصود جاہل جسکے حق مین عقل مثل جان کے ہے اور جاہل کو عقل ایک کتاب سے آسکتی ہے جو بنام کلیلہ دمنہ بادشاہ کے خزانہ مین ہے تم جو مردہ کو زندہ کرنے

...ایران کے بادشاہونکا نام نہین لکھا ہے اسلیئے قطعی نہین کہہ سکتے کہ وہ سفیر قباد کا
...یا نوشیروان کا - دویم کین وانگ ٹی - سیوم ین ٹی جو ۵۵۱ء مین فغفور ہوا - چہارم
...ن ٹی - پنجم سشن - یہہ کین ٹی کا وزیر اعظم تہا مگر ۵۵۷ء مین اوسکو معزول کرکے
...نت فغفوری پر بٹہیہ گیا - ششم ین ٹی والڈمن جو ۵۶۵ء مین وسادہ آرا ہوا
...ہفتم پی سن - ہشتم جین بن - نہم سوان ٹی جو نوشیروان کی وفات سے تین برس
...بعد ۵۸۲ء تک زندہ رہا یہ بات کسقدر عجیب و غریب ہے کہ نوشیروان کے جیتی جی
...فغفور ونکی نوبتین گزرگئین اور بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے مگر ان
...کی تواریخ مین بجز آمد سفیر ایران کے کوئی ایسا واقع نہین کہ جس سے عجمی مورخون
...کی تحریر متعلقہ چین کی تصدیق ہو پس اسبارہ مین جیمس کارکرن کی رائے
تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ معلوم نہین ہوتا ساتہ جیسے یہ بات خیال مین
نہین آتی کہ کوئی شطرنج کو دیکہا ور سیکہے بغیر کہیل لے ویسے ہی تختہ نرد کو کہیل نہ سکے اور
اگر یہ بات سچ ہے کہ تختہ نرد کو بزرجمہر نے شطرنج کے جواب مین نکالا ہے تو اس
سے کوئی بڑی دانائی اوسکی ثابت نہین ہوتی کیونکہ اوسکو تو یہ چاہیئے تہا کہ وہ
کوئی کہیل شطرنج سے بڑہکر دلچسپ نکالتا - شطرنج کے آگے تختہ نرد کی کچہہ بہی حقیقت نہین ہے
اور نہ اوسنے شطرنج کی برابر شہرت اور قبولیت پائی ہے تختہ نرد کا کہیل اگرچہ ہندوستان مین کشمیری لوگ

خاقان چین کی جگہہ یہ سمجہنا چاہیئے کہ وہ کوئی سردار قوم تاتار کا تہا جو اسوقت ختا اور
ترکستان کے درمیان رہتی تہی۔ دوسرے خاقان لقب تاتار اور ترکون کے
بادشاہون کا تہا جو قاآن کا معرب معلوم ہوتا ہے نہ چین اور ختا کے فرمانرواؤن کا
جو بخطاب فغفور ملقب ہین چین کی تواریخ مین کہین اونکو خاقان کر کے نہین لکہا ہے
فغفور دراصل بگپور ہے۔ یعنے خدا کا بیٹا۔ جو کہ واسطے رفع نگرانی شائقین اخبار بیگے
نوشیروان کے ہمعصر فغفورون کی مختصر تواریخ لکہنا ضرور ہے تاکہ اون کا رہا سہا شک اور
شبہہ بہی جاتا رہے اسلیئے جاننا چاہیئے کہ جب نوشیروان تخت ایران پر بیٹہا تہا
اوسوقت ملک ختا دو حصون مین منقسم تہا جو شمالی اور جنوبی کہلاتے تہے شمالی حصہ
مین قوم تاتار حکومت کرتی تہی جو عرصہ قلیل سے قابض ہوگئی تہی ان لوگون
اور ایران کے بادشاہون مین اکثر اوقات خط کتابت رہتی تہی۔ دوسرا حصہ اصلی
مالکون کے تحت مین تہا جو فغفور کہلاتے تہے اور عجب نہین کہ شمالی حصہ کے بادشاہ
خاقان کا لقب رکہتے ہون مگر اون کی تواریخ مین بہی کوئی واقعہ متعلق لشکرکشی
نوشیروان کے نہین پایا جاتا اور جنوبی حصہ مین اتنے فغفور نوشیروان کے
معاصر ہوئے۔ اول۔ ٹی انگ اوٹی۔ جو ۵۰۲ء مین تخت نشین ہوا تہا اور
۵۴۹ء مین مرگیا لکہا ہے کہ اوسکے عہد مین۔ ایران کا سفیر معہ تحفہ کے آیا تہا

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۷ و ۲۸

واضح ہو کہ جیسے چین کی تواریخ مین رستم کے آنے اور خاقان چین کو شکست دینے اور لہراسپ کا چین سے خراج لینے اور سکندر کے غالب ہونے اور مثل اسکے اور سلاطین ایران کی فتح یابیون کا ذکر نہین ہے ویسے ہی نوشیروان اور خاقان چین مین بگاڑ اور صلح ہونے کا ذکر کہین نہین آیا ہے یہ البتہ لکہا ہے کہ نوشیروان نے جیحون کے پار اوتر کر فرغانہ تک قبضہ کر لیا تہا اور تاتار کے ایک بڑے گروہ کی آزادی ختم کر دی تہی جسمیں کار کرن جنسے جبنی تاریخون کی خوب چہان بین کی ہے کہتا ہے کہ چین کا لفظ جہان شاہنامہ یا عجمی تاریخون مین ملے تو اوسکو چین اور خطا نہ سمجہین بلکہ اون ملکون کو تصور کرین جو ترکستان کے مشرق اور گوشہ شمال و مشرق مین ختا کی سرحد پر واقع ہین جہان تاتار کی قومین رہتی تہین - جو کہ یہ قومین ہمیشہ ایران پر حملے کرتی ہتین اسلئے ایرانی بادشاہون کو اونکے ساتہہ مقابلہ رہتا تہا اور جب کوئی بڑا سرداریہان کا اون کے پنجہ مین گرفتار ہوتا تہا تو اوسکو خاقان چین کہکر اوس ماجرا کو لکہتے تہے اسیطرح سکندر بادشاہ کے حملہ کو جو اوس نے ترکستان کے بادشاہ قیدنامی پر کیا تہا فارسی مورخ خاقان چین سے منسوب کرتے ہین حالانکہ سکندر ترکستان سے آگے نہین بڑہا تہا یونانی مورخ اسپر اتفاق رکہتے ہین اسصورت مین نوشیروانکی تواریخ مین

اوسکو مات کیا بادشاہ یہہ تماشاہ دیکہکر بہت خوش ہوا اور بزرجمہر کو اسقدر مال
متاع دیا کہ جو اوسکے توقع سے زیادہ تہا اور شطرنج کو نہایت پسند کیا تب
بزرجمہر نے شطرنج کی تقلید پر تختہ نرد بنایا جسکو بادشاہ کی طرف سے والی
ہند کے پاس لے گیا اور اوسکے دربار مین باریاب ہوکر بولا کہ بادشاہ نے
دو ہزار اونٹ محمولہ نقد وجنس بہیجکر یہہ پیغام دیا ہے کہ جو تم اس تختہ نرد کی
چال نکالو گے تو یہہ سب سامان تمہاری نذر ہے ورنہ اسیقدر زر تم کو دینا پڑیگا
گا کہتے ہین کہ بادشاہ ہند اور اوسکے وزیرون نے اوس تختہ مین بہت عقل
دوڑائی مگر کچہہ نہ کر سکے اور اسی قائلی مین دو سو اونٹ محمولہ نفائس ہمہ ملکیا
خراج ہیشگی کے نوشیروان کے پاس بہیجنے پڑے کتاب کلیلہ دمنہ بہی اسیوقت
مین ہند سے ایران کو گئی ہے اسکا حال اسطرح پر ہے کہ نوشیروان کے دربار
مین ایک طبیب تہا جسکو برزوی برشک کہتے تہے ایکدن اوسنے نوشیروان سے
کہا کہ مین نے ہندؤن کی تواریخ مین دیکہا ہے کہ ہندوستان کے پہاڑون
مین ایک چمکنے والی گہانس ہوتی ہے جس سے مردہ جی اوٹہتا ہے اگر
حکم ہو تو مین وہان جاکر اوس گہاس کو تلاش کرون - نوشیروان نے
اوسکو ایک خریطہ اور تین سو اونٹ محمولہ تحائف ایران حوالہ کرکے رخصت

نوشیروان کی تاریخین مین یہہ بہی لکہاہے کہ ہندوستان کے بادشاہ نے جسکا
پایہ تخت قنوج تہا نوشیروان کے پاس شطرنج بہیجی اور یہ درخواست کی کہ
آپکے موبدون سے جو کوئی اس کہیل مین بازی لیجائیگا تو مین بدستور
خراج بہیجا کرونگا ورنہ آپ سے جزیہ لونگا نوشیروان نے ایلچی سے کہا کہ اسکا
جواب سات روز بعد دینگے اس میعاد مین ایران کے سب عقلمندون نے
ایک خاص مکان مین جمع ہوکر شطرنج مین بہت ہی کچہہ فکر کی مگر کچہہ عقدہ
نہین کہلا تب بزرجمہر شطرنج کو اپنے گہر مین لے گیا اور ایکدن اور ایکرات
کے غوض مین مہرون کے اعتبار پر اون کی چالین معلوم کرکے بادشاہ
کے پاس گیا اور اوسکو اس مژدہ سے مسرت اندوز کیا۔ بعضے یون کہتے
ہین کہ جب شطرنج کی کوئی چال کیسکی خیال مین نہین آئی تو بزرجمہر نے بادشاہ
ہند کے ایلچی سے کہا کہ اچہا تم ایک بازی کہیل کر ہمکو مہرون کی چال بتادو
ایلچی نے یہ سمجہکر کہ شطرنج ایسی سہل نہین ہے کہ ایکدفعہ کے بتلانے مین آجائے
گی اوسکے ساتہہ کہیلنا شروع کیا بزرجمہر نے اوسکی پیروی اختیار کی کہ جو چال
وہ چلتا تہا وہی یہ چلتا تہا آخر بازی کے تمام ہونے پر برد ہوئی اور بزرجمہر فوراً ہی چال کو
اور مات کرنے کی ترکیب کو بخوبی سمجہہ لیا چنانچہ دوسری ہی بازی مین

جواہر کے تخت پر جو تمام راستہ سو آدمیون کے کاندہے پر چلا آتا تہا روانہ کیا
بزرگان ایران پیشوائی کر کے راستہ مین نچہاورین کرتے ہوئے اوسکو
نوشیروان کے پاس لے گئے بعدہ ایک طرف سے نوشیروان نے دوسرے
طرف سے خاقان نے ہیاطلہ پر حملہ کیا وہان والون نے متواتر شکستین
کہا مین اور غاتفر نے اخران کو قید کر کے نوشیروان کے پاس بہیجدیا اور
فغانی نام کو جو بہرام گور کی نسل سے تہا وہان حاکم کیا اس تبدیلی سے ملک
ہیاطلہ اور طخارستان اور ترکستان نوشیروان کے قبضہ مین آگیا اور انیال
باوقوہی خان ملک ترکستان نے چار ہزار نافے مشک کے اور ایکسو سنہری
جوشن تبت کے بہیجکر اظہار عقیدت کیا پہر شاہنشاہ کرگان سے کوچ کر کے
ممالک محروسہ مین دورہ کرتا ہوا آذر آبادگان مین پہونچا اور وہانکے
مشہور آتشکدہ اور قیصر روم کے بہیجے ہوئے سہ سالہ خراج کو دیکہکر مداین مین
آگیا کہتے ہین کہ اس دورہ مین اوسنے تمام ملک کو سرسبز اور آباد دیکہا اور
کہین ظلم وستم اور ویرانی کا نشان نہین دیکہا - ایران کے مورخ اس
آسایش اور ترقی کو اوسکی عدالت اور نیک نیتی سے منسوب کرتے ہین -

نوشیروان کا جانشین بیٹا بقول ناسخ التواریخ اس لڑکی سے تہا اور اعماد السعادات
مین لکہا ہے کہ وہ ایک شریف خارسی کی دختر سے پیدا ہوا تہا - ۱۲

۳- زمرد کا تخت - ۴- لاجورد سے منقش زمین کا حریر - ۵ نوشیروان کی
تصویر مع تاج جلوا در محل کے زر سے بنی ہوئی - ۶ ایک چہوکری جوا پنے
سر کے لمبے لمبے بالون مین چہپ جاتی تہی - یہ تحایف نوشیروان کے پاس
گرگان مین پہونچے اور اوسنے اپنی اور اپنی فوج کی مشاقی فنون جنگ
مین خاقان کے ایلچیون کو دکہلا کر خاقان کو خط لکہا کہ تونے جو ہیاطلہ پر فتح پانیکا حال لکہا
ہی سو خوب ہوا کہ وہ لوگ اپنی سزا کو پہونچے - دوم جو تونے اپنے خزانہ اور
لشکر کا حال لکہا تو شاید تو ہمارے ملک اور لشکر سے ناواقف ہے جسکا حال
تجکو اب معلوم ہوجائے گا - سوم یہ لکہا کہ ہم سے خویشی کرنے کا ارادہ ہی
مگر جس شخص کا ایسا ارادہ ہوتا ہے وہ اپنی فوج اور ملک کا ذکر بہت کم کرتا ہے
جب یہ خبر خاقان کے پاس پہونچی اور اوسکے سفیرون نے نوشیروان کی
جنگی طاقت کا بیان کیا کہ آج کوئی مرد اوسکا مقابل نہین ہے تو خاقان نے
اپنی دختر کا پیغام بہیجا نوشیروان نے مہران استاد کو خاقان کے پاس انکاح
کے لیئے روانہ کیا اوسنے خاقان کے بیٹیون مین سے قاقم کو پسند کیا
جس کا نسب مان کی طرف سے بادشاہون مین ملتا تہا خاقان نے
ایک سو اونٹ دیبای چینی کے اور تین سو کنیزک بطور جہیز دیکر لڑکی کو ایک

خروشکوہ کا احوال سنا تو ایسے زبردست بادشاہ کی قرابت کو غنیمت سمجھکر اپنی دختر اوسکے لیئے بھیجی اور توران سے کوچ کرکے چین کو چلا گیا نوشیروان نے اس لطیفہ غیبی کی بہت خوشی کی کہ خاقان چین کی دختر بھی اوسکے عقد مین آگئی اور کل ترکستان بھی اوسکا مطیع ہو گیا۔ ناسخ التواریخ مین یہ حال یون لکھا ہے کہ ہیاطلہ (ہیتیال) کا بادشاہ اخسران تہا اوسکے اور نوشیروان کے درمیان موروثی عداوت چلی آتی تھی کیونکہ نوشیروان کے دادا فیروز کو ہیاطلہ کے بادشاہ خوشنواز نے لڑائی مین مار ڈالا تہا جب خاقان چین کا تحفہ ہیاطلہ کی راہ سے ایران کو جانے لگا تو اخسران نے ان دونون شاہنشاہ مین اتحاد ہو جانے کا نتیجہ اپنے حق مین زبون دیکہکر اوسکو لوٹ لینا چاہا یہ خبر سنکر خاقان چڑہ آیا اور اوسنے اخسران کے سپہ سالار عاتقر کو جو بخارا مین مقابلہ کے لیئے گیا تہا بہگا دیا اور ایران کے فتح کرنے کے خیال سے شہر سغد مین قیام کیا مگر بزرگان چین نے اوسکو نوشیروان کے دبدبہ سے ڈرایا تب اوسنے اشیاے مفصلہ ذیل نوشیروان کی خدمت مین بہیجکر عذر کیا۔ ۱۔ سونے کا مرصع سوار جسکے گہوڑے کی آنکہین سرخ یاقوت کی تہین۔ ۲۔ مرصع جواہرات کے میان کی تلوار

اس عرصہ مین خاقان[1] چین کا تحفہ جو اوسنے نوشیروان کو بہیجا تہا توران کے بادشاہ غاتفر نامی نے کہ جسکا پایہ تخت اوسوقت شہر ہتیال تہا لوٹ لیا اور اوسکے آدمیون کو مار ڈالا۔ خاقان جسکی عملداری دریائے جیحون تک تہی یہ سنکر ہتیال پر چڑہ آیا اور غاتفر کو شکست دیکر اوسنے شہر چاچ[2] مین چہاونی ڈالی اور اپنے زور گہمنڈ اور فتح مندی کی خوشی مین ایران پر لشکر کشی کا ارادہ کیا نوشیروان نے جو یہہ ماجرا سنا تو اوسکو تحمل کی تاب کب تہی فوراً لشکر جمع کرکے خاقان کے مقابلہ کو روانہ ہوا جب گرگان[3] مین پہونچا تو تغفور نے اوس کی اور اوسکی کمکی فوج کے رعب سے جو بر روم ہند گیلان اور بلوچستان سے آئی تہی ڈر کر صلح کے باب مین خریطہ لکہا جسکا مضمون یہ تہا کہ مین تو غاتفر کو اوسکی زیادتی کی سزا دینے کو آیا تہا جو اوسنے میرے ایلچیون پر کی تہی جنکو مین نے آپ کے پاس مع تحایف بہیجا تہا غرض کہ نوشیروان نے بہی صلح منظور کی اور خاقان کے ایلچیون کو خایز المرام رخصت کیا خاقان نے جو اون کی زبانی نوشیروان کے جاہ و جلال اور اوسکے

---

[1] ناسخ التواریخ مین خاقان کا نام سوسندی لکہا ہے۔ [2] چاچ کی کمان اگلے زمانہ مین مشہور تہی [3] گرگان کو اب جرجان اور جرجانیہ بہی کہتے ہین۔

برہنہ کرکے دیکھا تو ایک حجرہ مین جہان ستر عورتین تہین ایک جوان مرد نکلا
یہ شخص والی جاج کا غلام تہا جو ہمیشہ اوسکی دختر منکوحہ نوشیروان کے ساتھہ
ساتھہ رہتا تہا نوشیروان نے اوس سے پوچہا کہ یہ کون ہے اوسنے کہا کہ میرا
بہائی ہے بادشاہ نے فرمایا بہائی ہے تو اسکو زنانہ لباس مین کیون چہپایا ہے
اوسنے جواب دیا کہ بادشاہ کے خوف سے مگر بادشاہ نے یہ عذر قبول نہ کیا اور
دونوکو مروا ڈالا۔ اس تعبیر کے صادق ہونے سے بزرجمہر کے علم اور حکمت
کا اثر نوشیروان کے دل مین یہانتک ہوا کہ اوسنے فوراً اوسکو اپنے وزیرون
اور حکیمون کا افسر کردیا اور اوسکی راے اور تدبیرون کی یہانتک قدر کی کہ
کوئی کام بغیر اوسکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور اوسکی درگاہ کے سب حکیم
اور موبد بزرجمہر کی ایسی عزت کرتے تہے کہ طلبہ کوئی اپنے استاد کی کرتا ہے

ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ بزرجمہر سوخرا کا بیٹا تہا جس کی نسل طوس بن نوذر سے
ملتی تہی اور نیز یہ سوخرا قباد کے وقت مین بڑا امیر تہا اور بزرجمہر بہی اوائل مین
چند سال نوشیروان کا وزیر رہا اور پہر بہبود وزیر کی عداوت سے یہ منصب چہوڑکر
مرو مین چلا گیا اور وہان اوسکو بادشاہ کے خواب کی تعبیر کہکر پہر وزیر ہونے
کا موقع ملا۔

حکم اطراف عالم مین روانہ کیا کہ جو اس خواب کی تعبیر معلوم کرکے آئیگا مین
اوسکو او رہی بہت کچھہ دونگا انمین سے ایک موبد شہر مرو مین گیا اور ایک
پنڈت کو دیکھا کہ لڑکونکو استا[1] اور زند کا سبق پڑہا رہا ہے اوسنے اوس سے
بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھی اوسنے کہا کہ مین تو بجز اسکے اور کچھہ نہین
جانتا کہ ان لڑکونکو زند کا سبق پڑہا دیتا ہون - مگر بزرجمہر جو اون طالبعلمون
مین تہا یہ خواب سنکر بول اوٹہا کہ مین اسکی تعبیر کہہ سکتا ہون مگر بادشاہ کی
روبرو کہونگا موبد نے اوسکو زادراہ دیکر ہمراہ لیا راستہ مین ایک ندی ملی
جسکے کنارہ درختونکا سایہ اور ایک اچھی فضا تہی بزرجمہر گہوڑے سے اوترکر
وہان سو گیا کچھہ دیر بعد ایک سانپ آیا اور بزرجمہر کا پاؤن چوم کر درخت پر
چڑہ گیا یہ ماجرا دیکھکر موبد کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنے بادشاہ کے پاس جاکر
سارا حال بیان کیا بادشاہ نے بزرجمہر کو روبرو بلوا کر خواب کی تعبیر پوچھی
اوسنے عرض کیا کہ آپ کے محل مین ایک جوان آدمی زنانہ لباس مین
رہتا ہے نوشیروان اوسیوقت حرم سرا مین گیا اور اوسنے ایک ایک عورت کو

---

[1] استا اور زند فارسیون کی دو مذہبی کتابین ہین جن کو وہ آسمانی اور الہامی
کتب تصور کرتے ہین ۱۲ ر

کوئی عاقل اور دانا پیدا نہین ہوا ہے وہ جمیع فنون حکمت مین دستگاہ رکہتا تہا
خصوص طب مین - نجوم مین - تعبیر خواب کا علم تو اوسکو ایسا تہا کہ یہ سب
عروج اور فروغ اوسکو اسیوجہ سے ہوا تہا مختصر بیان اوسکا یہہ ہے کہ ایک
رات نوشیروان نے یہ خواب دیکہا کہ اوسکے محل مین ایک سور آتا ہے
اور اوسکے پیالہ سے شراب پیتا ہے جب اوسکی تعبیر کسی موبد سے بیان
ہو سکی تو نوشیروان نے بہت سے موبدون کو دو دو ہزار درم دیکر بدین

۱؎ اکثر تواریخ مین لکہا ہے کہ نوشیرواں کی اولاد ہندوستان مین آکر پناہ گزین ہوئی تہی اور انہیں
سے اودیپور کے رانا پیدا ہوئے مگر یہ بات میرے خیال مین نہین آتی کیونکہ اگر ایسا ہوا ہوتا تو
کل فارسی جو ابتک ہندوستان مین ہین ہندو ہین ہوجاتے یا اسقدر مغایرت جو انہون مین
ہے نہین رہتی بعض یون کہتے ہین کہ نوشیروان کی ایک دختر ہندوستان کے راجہ کو بیاہی
تہی جو قیصر روم کی بیٹی کے بطن سے تہی اور اودیپور والے اوسکی نسل سے ہین
انبساط الغنایم، تاذراحتسان، معیار الاملا

۲؎ ناسخ التواریخ مین لکہا ہے کہ نوشیروان نے عمر بن ہندوانی حیرہ اور شیروی بہرام گور پوتا
والی ہندوستان کے مطیع کرنے کا حکم دیا چنانچہ عمرو تو دریا کے راستہ سے سرندیپ
مین آیا اور اوسنے وہ ملک لیلیا اور شیروی بہرام کشمیر و پنجاب وغیرہ کی راہ سے ہندوستان
داخل ہوا بزنہاب چند نے دو طرف سے لشکر کی آمد دیکہکر ہزار من عود ہندی اور خضاب
ہندی جس سے بال کو ملکر ایسا سیاہ ہوجاتی تہی کہ پہر سفید نہین ہوتا تہا
اور سانپ کے چمڑے کا ایک فرش جسپر سو آدمی بیٹہہ سکتے تہے اور ایک جام
سرخ یاقوت کا جسکے دایرہ کا قطر ایک شبر تہا اور ایک لونڈی جسکی ساتھ
سبز لمبی تہی اور اوسکی پلک کا لون پر پڑتی تہی نوشیروان کے پاس بہیجکر آیندہ
کیلئے ہر سال پچاس ہاتہی اور دو لاکہہ چوب ساج دینے کا اور سواحل جزیرہ سے
عمان کے اور ملحقات کا جو بہرام گور نے ایران مین شامل کر لیے [illegible]
کا وعدہ کیا ۱۲ منہ

اوس سے مقابل ہوا تو وہ بہاگا نوشیروان قلعہ شو دارایش روم اور قالینوس کو
فتح کرتا ہوا اوسکے تعاقب مین قسطنطینہ تک جا پہونچا قیصر نے تنگ ہوکر مہراس کو
بہیجا اور یہ پیغام دیا کہ حارث کو سیاست کرنے اور حیرہ کے مال اور قیدیون کو
واپس دلوانے مین مجھے کچہہ عذر نہین تہا لیکن شاہنشاہ ہی نے جلدی کرکے
اِن کامون کی فرصت مجکو نہ دی نوشیروان نے فرمایا کہ مین اس شرط سے
صلح کرتا ہون کہ مینے جو جو شہر اور قلعجات فتح کیئے ہین اون کو واپس نہین دونگا
مہراس نے منظور کیا اور فیمابین صلح ہوگئی - اس صلح کے ذریعہ سے بحیرہ
بادیہ حجاز طائف بحرین یمامہ عمان شام اور کنارہ فرات کے علاقجات -
نوشیروان کی قلمرو مین اضافہ ہوئے - ابو حنیفہ دینوری نے لکہا ہے کہ
نوشیروان نے بعد رفع شر نوش زاد کے ہندوستان مین فوج بہیجی تہی و
سراندیپ تک فتح کرتی ہوئی چلے گئے اور ہندوستان کے سب راجون نے نوشیروان
کی اطاعت قبول کی - نوشیروان اگرچہ زردشت کا مذہب رکہتا تہا مگر متعصب
نہ تہا یہانتک کہ ہر مذہب اور ہر ملک کے لوگون کے ساتہہ بے تکلف ملتا تہا اور
اون کی باتین سنتا تہا اوسکی مصاحبت مین ہمیشہ حکیم پنڈت نجومی اور دانا لوگ
رہتے تہے جن مین حکیم بزرجمہر ایسا عالم اور فاضل تہا کہ مثل اوسکے ایکا

عیسائی عورت کے بطن سے تہا اور نوشیروان اوسکو اس جرم مین کہ
زردشت کا مذہب چہوڑکر عیسائی دین اختیار کیا تہا ہمیشہ شہر جندشاپور مین
قید رکہا تہا یہ خبر سنکر قیدیون کی حمایت سے رہا ہوگیا اور فوراً گئیس ہزار آدمی
ہم مذہب اوسکے اوسکے پاس جمع ہوگئے اور اوسنے مذہب کی مناسبت
سے قیصر کو لکہا کہ میرا باپ مر گیا اور ایران کا تخت آپکے بیٹے خالی ہے
نوشیروان کو جب یہ خبر مداین کے حاکم رام برزین کی تحریر سے معلوم ہوئی
تو اوسنے لکہہ بہیجا کہ اوس نالایق کو فہمایش کرو اگر نہ مانے تو تلوار سے جواب دو
رام برزین نے نوش زاد پر لشکر کشی کی جب وہ بہی مقابل آیا تو اوسنے یہ سمجہایا
کہ باپ کے اوپر خروج کرنا مبارک نہین ہوتا ہے تم اس خیال سے درگزرو
اور عیسائی مذہب چہوڑکر دین آبائی مین آجاؤ تو بادشاہ کے بعد یہ سب
ملک اور مال تمہارا ہی ہے اوسنے ایک نہ سنی اور باپ کی سپاہ سے جنگ
کرکے بزخم تیر مارا گیا عیسائیون نے اوسکے مرنے کا بڑا ماتم کیا اور اوسکو
وصیت کے موافق بموجب احکام عیسوی مذہب کے زمین مین گاڑ کر
اوسکے اوپر قبر بنا دی۔ یہان تو یہہ ہوا اور اودہر قیصر نوش زاد کے خط سے
تقویت پاکر ایران کی طمع مین قسطنطنیہ سے روانہ ہوا کہ

کو رہنے کی اجازت دی اور سبکو علی قدر مراتب اسباب یا محتاج عطا کیا
اور ایک عیسائی کو وہان کی حکومت دیکر واسطے استیصال قیصر کے روانہ
ہوا - قیصر بہت گہبرایا اور اوس نے مہراس نامی ایک حکیم کو معہ باج خراج
کے نوشیروان کے پاس بہیجکر معافی جرایم کی درخواست کی نوشیروان قیصر
کے وکیلون سے سالانہ خراجگزاری اور عرب یمن پر لشکر کشی نہ کرنے کا
عہد کرا کے ملک شام مین آیا وہان پچاس ہزار عرب منذر والی حیرہ کے
ساتھہ بمقام موصل اوس سے آملے اوسنے قیصریہ فاقیہ اور حمص وغیرہ بلاد شام
کو فتح کر کے حارث کو بہگا دیا اور بہروہ شیروی بہرام نامی ایک سردار کو واسطے
ایصال خراج مقبولہ قیصر کے وہان چہوڑ کر مصر مین گیا اور اسکندریہ کو فتح
کر کے ایران کو واپس آیا کہ اس مین ایکایک اوسکی طبیعت ایسی سخت بیمار ہو گئے
کہ بدمعاشون نے اوسکے مرنے کی خبر اوڑادی اوسکا بیٹا نوشزاد جو ایک

سلہ مارخیمن نے لکہا ہی کہ اس قیصر کا نام مارش تہا اور اوسکی دختر نوشیروان سے منسوب ہوئی تہی اور ٹاڈ صاحب کہتے ہین کہ نوشزاد اسکے بطن سے پیدا ہوا تہا جو اپنے باپ سے باغی ہو کر خروج کر کے مارا گیا لیکن ہماری دانست مین یہ بات غلط معلوم ہوتی ہی کیونکہ مارشین قیصر تو نوشیروان کے مرنے سے تین برس بعد ۵۸۲ء مین فرمانروائے روم ہوا تہا اور نوشیروان کے ہمعصر تین قیصر تہے ایک جسٹینین اول جو ۵۲۷ء مین قیصر ہوا تہا دوسرا جسٹن دوم جو ۵۶۵ء مین تخت پر بیٹہا تیسرا طبیریس جو ۵۷۸ء مین حکمران ہوا لیکن مندرجہ صدر واقعات جسٹینین اول کی عہد مین ہوئے ۱۲-

یا کسی سے کوئی خبر پہنچ جائیگا تو مین اوسکو زندہ نہین چہوڑونگا اور جب وہ دشمن کے کسی بڑے قلعہ یا بڑے شہر کے قریب پہونچتا تہا تو اول اپنی ایلچیونکو بہیجکر اونکو اطاعت کی ترغیب دیتا تہا اگر وہ قبول کر لیتے تو فبہا ورنہ اونکو شکست دیکر وہان قبضہ کر لیتا تہا غرض وہ اسطرح فتحیاب ہوتا ہوا اوس قلعے کے قریب پہنچا جس مین قیصر کا خزانہ رکہا تہا نوشیروان نے اوسکو بہی بہت جلد فتح کیا اور تمام خزانہ قیصر کا اپنی سپاہ کو لٹا دیا۔ قیصر نے یہہ خبر سنکر اپنے سپہہ سالار فرفوریس کو واسطے مقابلہ نوشیروان کے بہیجا نوشیروان نے اوسکو شکست دی اور پیشقدمی کرتا ہوا شہر انطاکیہ تک جا پہونچا وہان قیصر کی فوج تین روز تک لڑی چوتہے روز نوشیروان کی فتح ہوئی نوشیروان نے وہان کا تمام خزانہ مداین کو بہیجدیا اور شہر انطاکیہ کی آبادی اور سرسبزی کو پسند کرکے اوسکے قریب[1] خسرو نام ایک شہر آباد کیا جس مین روم کے قیدیون

[1] روضۃ الصفا مین یون لکہا ہے کہ نوشیروان نے اس شہر کو بعینہ مثل انطاکیہ کے آباد کیا تہا چنانچہ جب انطاکیہ کے لوگون کو حکم ہوا کہ اس شہر مین جا کر آباد ہون تو ہر فرد بشر نے وہان آکر اپنے اپنے گہر جس جس موقع پر انطاکیہ مین بنا ہے تہے ویسے ہی یہان پائے اور بے تکلف اونمین اس آرام سے آباد ہوئے کہ گویا اپنے مکانون واقع انطاکیہ مین ہی رہتے ہین۔ ان سب لوگون مین صرف ایک موچی نے یہ اعتراض کیا تہا کہ میرے مکان پر ایک درخت تہا جو یہان نہین ہے یا [illegible] رد [illegible]

غرضکہ نوشیروان ہندوستان کے بزرگون سے ملاقات کرنیکے بعد آگے بڑہا اور قوم بلوچ کا کہ یہ بہی نہایت ظالم اور خونخوار تہے قتل عام کرتا ہوا گیلان مین پہنچا اور وہان والون کو لبد کٹنت و خون کے فرمانبردار کر کے مداین مین آیا وہان اہل عرب نے منذر نامی ایک شخص کو بہجکر قیصر روم کی شکایت کی کہ اوسکی فوج یہان آکر ہمیشہ تاخت تاراج کیا کرتی ہی اور اسی عرصہ مین حارث غانی والی شام نے قیصر کی سازش سے ولایت حیرہ توابع عرب پر لشکر کشی کی وہان سی بہت سا مال اور بردے لیگیا اوسکی فریاد بہی نوشیروان تک پہونچی تب نوشیروان نے اپنا وکیل روم مین بہیجا اور قیصر سے جواب طلب کیا قیصر اوس سے درشتی سے پیش آیا اور اوسنے نوشیروان کے خط کا جواب بہی گستاخانہ لکہا نوشیروان آخر روم کو روانہ ہوا جب آذربائیجان مین پہنچا تو پیادہ ہوکر وہان کے مشہور آتشکدہ مین گیا اور موبدون سے کتاب زند کو سنکر بہت رویا۔ جب وہان سے چلا تو ایران کے حاکمون کو لکہا کہ جب تک مین نہ آؤن ملک کی بخوبی حفاظت کرنا اور لشکر کو تاکید کی کہ جو کوئی کسیکی زراعت کو تباہ کریگا

لہ نوشیروان کا سفر بہی ویسا ہی ہے جیسا کہ اکثر اگلے لوگون کے سفر علم جغرافیہ کی رو سے قابل اعتراض ہین اور اوسکی وجہ یہی ہی کہ اگلے زمانہ مین علم جغرافیہ بہت خراب تہا اور بہت کم مورخ

دولتمند آذر ماہان کے پاس گیا اور آذر ماہان نے اسقدر چاندی اور سونا دیا کہ
وہ تھیلا تیار ہو گیا اور اسیطرح شہر آرباد والی اسطخر نے دو ہزار اونٹ سونے اور چاندی
سے بھرے ہوئے نوشیروان کے پاس بھیجے اور نوشیروان نے اون کے مصارف
سے ایک شہر آباد کر کے استبارہ آباد اوسکا نام رکھا جسکو اصطخر آباد بھی کہتے
ہیں اور وہی اب استرآباد کہلاتا ہے - مالکم صاحب نے اپنی تاریخ ایران میں
لکھا ہے کہ نوشیروان نے شمال میں فرغانہ اور مشرق میں ہندوستان پر
لشکرکشی کی - چینی مورخ فرغانہ کی لشکرکشی کی تصدیق کرتے ہیں دیکھو گلبن صاحب
کی کتاب جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ - اور کارکرن صاحب کی کتاب جلد ۴ اور ہندوستان
کی لشکرکشی کی بابت پاٹنجر صاحب ایک مفصل اور قرین قیاس بیان نوشیروان
کے کچ کا مکران کی بحری حد سے سندہ ندی تک کرتے ہیں - دیکھو پاٹنجر صاحب
کا سیاحت نامہ صفحہ ۳۸۹ - انگریزی مورخ جو اودہ پور والونکی قدیم دار الخلافہ
بلبھی پور کے غارت ہونے کو نوشیروان سے منسوب کرتے ہیں وہ اسی بنا
پر مبنی ہے گو کہ راجپوتونکے مورخ بلبھی پور کے غارت کرنیوالوں کو جنگلی اور وحشی
کہتے ہیں مگر چونکہ اوسکی مفروضی کا زمانہ نوشیروان کے عہد سے کسیقدر مطابق
ہوتا ہے اور اوسنے ہندوستان پر لشکرکشی کی تھی اسلئے یہ قیاس اونکا صحیح معلوم ہوتا ہے

اور واسطے آمد و رفت مسافرون اور تاجرون کے اوس مین ایک بڑا دروازہ رکہکر
لوہے کے کواڑ چڑہا دیے جو ہمیشہ بند رہتے تہے مگر جب کوئی قافلہ باہر سے آتا تہا
یا ادہر سے اودہر جاتا تہا تو کہولدیتے تہے - بعض بعض تواریخ مین دو دروازے
لکہے ہین ایک تو باب الابواب مین تہا جہان سے آلان اور قپچاق کے باشندے
آمد و رفت کر سکتے تہے - دوسرا انجار کے برابر تہا - اسکے بعد نوشیروان اقوام کلانی
کو جو شہور غارت گر تہے اور اپنے زور و قوت کے گہمنڈ مین نوشیروان کا عدم وجود
برابر سمجہتے تہے مطیع کرکے اور وہان ایک قلعہ بناکر ہندوستان مین آیا - یہ قلعہ کرگان
کی سرحد مین پانی کے اندر سراپا پتہر کا بنا ہوا تہا کہتے ہین کہ بادشاہی خزانہ اس قلعہ
کی تعمیر کے لیے کافی نہین ہوا تب نوشیروان ہزار سوار کے ساتہ کرمان مین ایک برج

سلہ یہہ دیوار فرزم سے جو ایک شعبہ خلیج عربی کا ہے اور بحر روم مین جاکر گرتا ہے دریائے خزر تک
جسکے کنارہ پر شہر باکو آباد ہے بنائی گئی ہی اوسکا طول سو فرسنگ کے قریب تہا اور وہ کوہ
البرز کی چوٹی ہی اور کوہ انجار وغیرہ اور ان کی بڑی بڑی گہاٹیون اور دشوار گذار پہاڑ ونکو
ہوکر گئی ہی چنانچہ اب بہی اوسمقام پر کہین دریا کہین جنگل مین اس دیوار کی بنیادین
اور اوسکے بیچ بیچ مین شیشہ بہرا ہوا ہے موجود ہین -

مورخ لکھتا ہے کہ چین ہند اور روم کے بادشاہ نوشیروان کو ملک اور سپاہ کی
ترقی مین ہمہ تن مصروف دیکھکر متردد ہوئے اور ہر ایک نے اپنی جلد سے ایلچی
اور تحفے تحائف نوشیروان کو بھیجے۔ بعد چندے نوشیروان لشکر لیکر ملک کے
دورہ کو نکلا اول خراسان مین آیا وہان سے ولایت گرگان مین گیا پھر اوسنے
مازندران کو دیکھا جب وہان سے آگے بڑھے تو کوہستان علاقہ ارمن
مین اوسے ایک سرسبز اور شاداب جنگل نظر آیا جسکو دیکھکر اوسکی طبیعت بہت
فرحت اندوز ہوئی مگر جب اوسنے سنا کہ یہان کی رعایا ہمیشہ ترکونکی شکار رہتی
ہے جو ہر وقت تیاری فصل کے برقرار یورش کرتی ہین اور ہر جگہ قتل اور
غارت کی آگ لگاکر چلے جاتے ہین اور اوسی موقع پر ایک شخص قوم ترکی تلوار
کھینچے ہوئے بادشاہ کے سراپردہ مین گہس آیا پاسبانون نے بمشکل اوسکو پکڑا
اور بادشاہ کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے سامنے بٹھاکر پوچھا کہ اس جرات
سے تیرا کیا مقصد تہا اوسنے روکر کہا کہ جب میرا مقصد نہین ہوا تو یہہ طعنہ
زنی کیا ضرور ہے نوشیروان نے اوسکو مروا ڈالا جو کہ وہ موقع سرحد کا تہا اسلیے
نوشیروان نے ترکونکا تدارک مقدم سمجھکر ہندوستان اور روم سے معمارون
اور سنگ تراشونکو طلب کیا اور اسمقام پر ایک سنگین دیوار دس گز لمبی بنوائی

اور نوشیروان نے خیال کیا کہ شاید کوی افسر نہین آیا ہوگا دوسرے دن پہر بابک نے
حاضری لی اور کہا کہ آج بہی وہ نہین ہے۔ تیسرے دن اوسنے منادی
کرائی کہ وارث تاج وتخت بہی ہتیار لگا کر آئی اور بیت المال سے اپنی تنخواہ
مقرر کرلے چنانچہ دوسرے دن نوشیروان وہی وردی پہنکر سپاہ مین آیا مگر جب
بابک نے کہا کہ حضرت آپ کے سازو یراق مین کمی ہے نوشیروان نے غور کرکے
دیکہا تو وہ دو تون چلے نہین تہے جنکو فالتو رکہنے کا حکم تہا نوشیروان نے اونکو
فوراً منگوایا اور اپنی پشت پر لگاکر سپہ گری کے ہنر دکہلائے تب بابک نے کہا
آپ بادشاہ ہین آپکی تنخواہ زیادہ لکہتا ہون نوشیروان نے فرمایا تجکو اختیار ہے
بس بابک نے اوسکے نام چار ہزار اور ایکدرم لکہے۔ بعدہ اور سب سپاہ کے
حاضری لی اور اون کی تنخواہ درج کی دوسرے دن بابک نے بادشاہ کے
پاس جا عرض کی کہ مینے آپکے لئیے ایکدرم اس غرض سے زیادہ کیا کہ
سپاہیون کو زیادہ مانگنے کی گنجایش نہ رہے۔ فی الجملہ نوشیروان کی ایسی
ایسی تدبیرون سے آمد اور خرچ کا بندوبست بخوبی ہوگیا بعدہ نوشیروان نے
ہر ولایت سے مضبوط اور طاقتور آدمیون کو بلواکر اپنی سپاہ مین بہرتی کیا
اور سپاہ کو ایسا آراستہ کیا کہ کسی بادشاہ کے عہد مین ایسی آراستہ نہ تہی

اوسکو تلوار مارنے والون کی تنخواہ نہ دینا چاہیئے اب تو سپاہ کی حاضری دے
اور فہرست اوسکی نام بنام ہنو ضروری ضروری تعریف اور شرح کے ہمارے
روبرو پیش کر۔ ہر سپاہی کو زرہ۔ جوشن۔ کمند۔ خود اور دو آہنی دستانی اور زین
رکاب باگہر۔ اور پیش کوبہ۔ زین مین تیر دان۔ تیرون سے بہرا ہوا رکہنا ہوگا
اور بائین ہاتہہ کی طرف ایک قربان جس مین دو کمان چلّے چڑہے ہون اور
دو چلّے فالتو لپٹے ہوئے موجود ہون پشت سے لٹکانے ہونگے جو کوئی کہ مع
اس تمام ساز کے حاضر ہو اوسکا نام لکہہ لیا جاوے اور پہر اگر کسی دن کوئی
چیز کم ہو تو اوسکے درم کم کر دیے جاوین اور جو سوار اسطرح سے مسلح ہو کر
تیرے سامنے گہوڑا دوڑاوے اور عین سواری مین گہوڑے سے اوتر کر پہر اوس پر
بیٹہہ جاوے اور تمام ہتیار ونکو کام مین لاوے اوسکے لیئے زیادہ سے
زیادہ چار ہزار درم اور پیادہ کو جو امتحان مین سب سے کم ہو سو درم سی کم تنخواہ
مقرر نہ کر۔ بابک نے سپاہیونکو ہمہ تن مسلح ہو کر بنگاہ شاہی مین حاضر ہونے
اور نام لکہے جانے کے لیئے تین دن کی مہلت دی جو تہے روز وہ میدان
معینہ مین آیا اور سپاہی بہی خیل خیل حاضر ہوئے مگر اوسنے کسی کا نام نہین
لکہا اور کہا کہ آج وہ شخص نہین ہی جسکا حاضر ہونا ضرور تہا یہ سنکر سپاہ لوٹ گئی

کاموں مین سچائی برتی جاوے اور کوئی بات بے انصافی کی ظہور مین نہ آئے اسلیئے سب اپنے اہلکارون کو مطلع کرتا ہون کہ جو کسی پر ظلم کریگا یا مقررہ جمعبندی سے ایکدام بہی زیادہ لیگا مین اوسکو زندہ نہین چہوڑونگا چاہیئے کہ رعایا سے بالواجب تین قسط مین لیا کرین اور جس کہیت پر آفت ارضی یا سماوی سے کچہہ نقصان پہونچے اوسکا حاصل چہوڑدین اور جو کوئی زمیندار لاوارث مرجاوے تو اوسکے زمین کو سرکاری حوالہ مین تردد کرین ایسا نہو کہ وہ ویران ہوجاے جو عامل اس کام مین سستی کریگا یا رعایا سے ہمارے سے لیئے ظلم کے ساتہہ کچہہ لیگا وہ مستوجب سزائے قتل ہوگا۔ ہمکو اللہ تعالےٰ نے اسقدر دولت دی ہی کہ کسیکے دام اور دینار کیطرف نگاہ کرنیکی طمع نہین رہی اور یاد رکہو کہ ہمارے دربار مین وہ آبرو پائیگا کہ جو رعایا کے ساتہہ نرمی اور منصفی کا برتاؤ کریگا اور جس کسیکی بات ایکدفعہ جہوٹ نکل آئیگی وہ ہمیشہ کے لیئے جہوٹا سمجہا جائیگا۔ نوشیروان جب مالی بندوبست اور قانون کو جاری کرچکا تو اوسنے سپاہ کے وزیر بابک نامی کو بلاکر فرمایا کہ یہ خراج جو رعایا سے لیا جاتا ہے فضول خرچ کرنیکے لایق نہین ہے اور سپاہ مین کوئی تو ہزار درم پانیکے قابل ہے اور کوئی سو ہی درم کے لایق ہے پس جو تیرانداز نہو اوسکو تیراندازون کی تنخواہ اور جسکو تلوار مارنا نہ آئے

کہ جنگل میں کہیں زمین افتادہ نہیں رہی اور امن وامان کا یہ عالم تہا کہ لوگ
بے خطر جنگلوں میں سوتے تہے اور شیر بکری ایک گہاٹ پانی پیتے تہے - پانی
وقت پر برستا تہا آفات ناگہانی بہت کم رونما ہوتی تہیں ہند چین اور ترکستان
کے سوداگر ایران میں آتے تہے اپنے اپنے ملک کے تحفے بادشاہ کو نذر کرتے تہے
اسوقت ایران میں دنیا بہر کا آدہی موجود تہا اور تمام جہان کی چیزیں یہاں
ملتی تہیں - نوشیروان کے سپاہی مظلوموں کو ڈہونڈتے پہرتے تہے اور بادشاہ
خود انکا انصاف کرتا تہا اوسنے رعایا کے انصاف کیلئے بہی اچہے اچہے
قانون جاری کئے تہے اور مجرموں کے لئے سخت سخت سزائیں مقرر
کی تہیں چنانچہ جو کوئی کسیکی عورت کو نظر بد سے دیکہتا - جان سے مارا جاتا تہا
- زمینداروں کو اجازت دیگئی تہی کہ جو کسیدکا گہوڑا یا اور جانوروں کی زراعت
کا نقصان کرے تو اوسکو مار کر اوسکے گوشت پر تصرف کریں اور جو کوئی بادشاہی
نوکر کسیدکا نقصان کرتا تہا بادشاہ اُسکا نام دفتر سے کاٹ دیتا تہا اور اُوسکو
حکم ہوتا تہا کہ بلخ کے آتشکدے میں کفارہ دینے کو جاوے - پہر نوشیروان نے
اپنے ممالک وسیعہ میں ایک حکم نامہ جاری کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہمکو خدائیتعالے
نے انصاف کرنے کے لئے سلطنت دی ہے اور میرا دلی ارادہ یہ ہے کہ سب

دیوانخانہ مین جاکر زرمقررہ تین قسطون مین اداکرتے تہے اور رسید لے لیتے تہے
مثل ہی کہ نوشیروان نے اپنے علاقہ کے تمام بزرگون موبدون عمایداورسپہ
سالارون وغیرہ کو جمع کرکے یہ قانون مال کا سنایا اور رائے طلب کی اور دو گہڑی
تک اوسکا انتظار کیا مگر کوئی نہین بولا تب اوسنے پہر کہا کہ ای لوگو مجہکو جواب دو
کہ تم اس خراج سے راضی ہو یا نہین - ایک مجہول آدمی بول اوٹہا کہ اس
خراج سے ملک ویران ہوجائے گا کیونکہ یہ خراج زمین کے ویران ہوجانے پر
بہی لگارہے گا نوشیروان نے کہا کہ تو بڑا احمق ہی تو نے نہین سنا کہ مینے یہ
قانون بہی تو مقرر کیا ہے کہ ہر سال زمین کو پیمایش کرکے خراج کا حساب
لگائین اور اگر زمین اگلے سال کی بہ نسبت زیادہ اوٹہے تو خراج بڑہا دین اور
جو بڑی رہی تو اسکا حاصل کم کردین یہ کہکر اوس سے پوچہا کہ تو کن لوگون
مین سے ہے اوسنے کہا کہ دبیرون مین ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جب دبیر
ایسے فضول اور بیہودہ گو ہوجاوین تو کیا ٹہکانا ہی اور حکم دیا کہ ہر دبیر اوسکے سر
دوات مارے چنانچہ اتنی دواتین اوسکے اوپر پڑین کہ وہ مرگیا - یہ حال دیکہکر
سب لوگون نے کہا کہ ہم بادشاہی قانون سے راضی ہین تب بادشاہ نے اوسکو
اپنے ممالک مین جاری کیا اُس قانون کے نفاذ سے زراعت کی کثرت اسقدر ہوئے

رعایا پروری پر کمر باندہتا تہا تو چار حصہ مین سے ایک حصہ لیتا تہا قباد اس بارہ
مین سب سے سبقت لیگیا جو اُس حصہ مین سے ایک حصہ لیتا تہا اور اوسکی نیت اس سے
بہی کم کرنے کی تہی مگر اجل نے اوسکو فرصت نہ دی تب بقول شخصے اگر پدر
نتواند پسر تمام کند۔ نوشیروان نے کل ممالک محروسہ کی پیمایش کر کے رعایا پر
ایک سہل مالگذاری مقرر کی جسکی تفصیل یہہ ہے۔ محاصل اراضی فی جریب
زمین ایکدرم سیم اور ایک قفیز غلہ محاصل میوہ اس شرح پر کہ خرما اور انگور
فی درخت ۸ درم۔ زیتون وغیرہ فی درخت ۱ درم پیمایش زمین کی ہر برس
ہوتی تہی اگر زمین زیادہ اوٹہتی تو محصول بڑہاتے تہے اور جو کم اوٹہتی تو کم
کر دیتے تہے۔ جس زمیندار کے پاس بیل اور تخم نہین ہوتا تہا تو اوسکو سرکار سے
دیتے تہے اور جسکی زمین افتادہ رہتی تہی اوس سے حاصل کا مطالبہ نہین کرتے
تہے۔ دہقان کے علاوہ ہر مالدار سے چار درم سے دس درم تک ٹیکس لیتے تہے
لیکن بیس برس کی عمر سے کم اور پچاس برس کے عمر سے زیادہ والے آدمی اور
عورتین اس خرچ سے مستثنےٰ تہین۔ مگر یہود اور عیسائیون سے برابر جزیہ لیا جاتا تہا
۔ بادشاہ کیطرف سے یہ بندوبست تہا کہ کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا تہا بادشاہ کے
محرر اور نوکر چاکر دیوانخانہ مین بیٹہے رہتے تہے اور سب مالگذار سالمین تین دفعہ

ملکی اور مالی عہدہ جات پر مقرر کیا اور امور ریاست وسیاست مین ایسا عادل اور انصاف ہر تا کہ بہت جلد عادل اور منصف مشہور ہو گیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم پیغمبر نے اوسکے زمانہ مین پیدا ہونیکا فخر کیا اور کہا ولدت فی زمن الملک العادل۔ نوشیروان نے دجلہ پر پل باندہا اور محتاجون اور فقیرون کو فراہم کر کے اونکو مزدوری اور کاشتکاری مین لگایا جس سے کوئی شخص اوسکی قلمرو مین روٹی کا محتاج نتہا اور نہ زمین زراعت سے خالی رہتی تہی اور جسقدر پردیسی آدمی اوسکے ممالک مین تہے اونکو زاد راہ دیکر کہا کہ اپنے اپنے وطن کو چلے جاؤ اور راستون مین قلعجات بنوا کر سپاہیون کی چوکیان بٹہا دین تاکہ راستے مین امن رہی اور ہر ایک ندی کے اوپر پل باندہا اور گہاٹیون کو برابر کر دیا اور اپنے قلمرو کے چار حصہ کیا اول حصہ مین کل ملک خراسان کا معہ سیستان اور کرمان کے تہا دوسرا حصہ قم اصفہان آذر آبادگان۔ آرمینیہ۔ اردبیل۔ خزاد گیلان سے مرکب تہا۔ تیسرے حصہ مین فارس اہواز مرز خضر وغیرہ محال تہے۔ چوتہی حصہ مین ملک عراق۔ اور روم کی زمین داخل تہی بعد اس تقسیم کے اونہا الگذاری کا ایسا بندوبست کیا جو رعایا کے حق مین بہت مفید اور سابق کے بہ نسبت بہت خفیف تہا چنانچہ اگلے بادشاہ رعایا سے تیسرا حصہ لیتے تہے مگر جو کوئی ۔

تیر دور کیا گیا۔ اُسدن سے نوشیروان کی دانائی اور اولوالعزمی کا نقش اہل ایران کے
دل پر درست بیٹھہ گیا اور علمائے دین نے اوسکو حامی مذہب کا خطاب
دیا۔ قباد بھی اوسکی رائے سلیم کو بہت پسند کرتا تھا اور ہر کام مین اوس سے مشورہ
لیتا تھا اور مرتے وقت لکھہ مرا کہ میرے بعد نوشیروان کو بادشاہ کرین اور سب
لوگ اوسکا حکم مانین۔ یہ واقعہ ۵۳۱ء مطابق ۹۴۱ مین واقع ہوا نوشیروان کو
جب تخت پر بٹھانے لگے تو اوسنے انکار کیا اور کہا کہ بڑی مشکل بات ہے کہ اگر
مین اپنی پسند کے موافق قانون پر رعایا کو چلانا چاہون تو خونریزی کے بغیر
یہ مقصد حاصل نہو اور اگر مین خود لوگون کی خواہش کے موافق ہو جاؤن تو
وہ مجہپر غالب آجاوین یہ سنکر سب لوگون نے عہد کیا کہ ہم بادشاہ کے قانون
پر عمل کرینگے تب نوشیروان تخت پر بیٹھا اور اوسنے تخت نشینی کے بعد کہا کہ میرا
حکم تم لوگون کے حسب منشا نہ ہوگا اور مین تمہارے اطوار کی تحقیقات
کرونگا نہ اسرار کی بعدہ اوسنے مداین مین ایک عالیشان محل بنا کر اوسکی چہت
مین تاج شاہی کو جو گرانمایہ جواہرات سے مرصع ہونے سے نہایت وزنی
ہوگیا تہا لٹکا دیا تا کہ وہ جلوس کے وقت سر کے اوپر رہے۔ نوشیروان جیسا
نیکذات تہا ویسا ہی مردم شناس بہی تہا چنانچہ اوسنے حکیم دانا اور تجربہ کار آدمیون کو

فساد زر زمین زن - کی وجہ سی ہوتا ہے بس چاہیئے کہ انکو مخصوص اور محدود نہ رکہیں بلکہ ان چیزون سے اون لوگون کو بہی فایدہ پہچاوین کہ جنکی پاس آ ہون چنانچہ اوسکے مرید اپنی اپنی ہا یونکو اپنی اموال اور عورتون سی محروم نہین رکہتے ہیں اور اسکا معجزہ یہ تہا کہ آگ اوس سے باتین کرتی ہی اور اسی معجزہ سے اوسنے قباد کو اپنا پیرو بنایا قباد کے پیرو ہوتی ہی ایک لاکہ آدمی اوسکے دین مین آگئے اور اوسکی شہرت عالم مین ہوگئی لیکن شہنشاہ بیگم نے جو نوشیروان کی مان تہی اپنی عصمت کو مزدک کے ہاتہون سے ضایع ہونے دیا - اور نوشیروان نے بہی جو کہ باوجود خورد سالی کے اپنی مذہب مین پختہ تہا اوسکی پیروی اختیار نہین کی بلکہ جب مزدک اوسکو اپنی دین کیے دعوت کرتا تہا نوشیروان اوسکو دہمکاتا تہا آخر مزدک نے قباد سے شکایت کی قباد نی نوشیروان کو روبرو بلوا کر کہا کہ تم مزدک کا دین کیون نہین اختیار کر لیتے ہو اوسنے کہا اسکا جواب پانچ مہینے کے بعد دونگا اور اوسی دن سے اوسنے اپنی آدمیون کو ایران کے بڑے بڑے شہرون مین بہیجکر علماء مجوس کو بلوایا جب جمع ہوئے تو سب کو وہ قباد کے روبرو لے گیا اور وہان مزدک سی مباحثہ کرکے اوسکو قایل کیا قباد نے اوسیوقت مزدک کو نوشیروان کے حوالہ کر دیا نوشیروان اوسکو ایک باغ مین لیگیا جہان وہ معہ اپنی مریدون کے

اب خاص نوشیروان کا حال لکھا جاتا ہے- نوشیروان بچپن ہی سے سنجیدہ اطوار تھا اور چال ڈھال اوسکی حکیمانہ تھی اوس نے بیمشار ساسان زردشتی سے تعلیم پائی تھی- یہ حکیم اُسکو سخت سخت کامون مین مشغول رکھتا تھا تاکہ وہ تخت نشین ہوکر محنت کشون کی قدر کرے- نوشیروان مین صرف ایک عیب بدظنی کا تھا سو وہ بھی اوسنے تخت نشین ہونیکے بعد اپنی اوستاد کے کہنے سے چھوڑ دیا اوسکے مان ایک دہقان قوم ترک کی بیٹی تھی جسکے ساتھ اوسکے باپ قباد نے اوس حالت مین شادی کی تھی کہ ایرانیون نے بسبب قتل کر ڈالنے فراسو وزیر کے اوسکو تخت سے خارج کردیا تھا اور وہ اوس دہقان کی مہمانی کا محتاج ہوا تھا- نوشیروان ۵۳۱ء موافق سمت ۵۸۸ مین پیدا ہوا اور اُسکے خیر مقدم سے اُوسکے باپ کو کہوئی ہوئی سلطنت پہر ہاتھ لگی قباد نے دوبارہ تخت نشین ہوکر مزدک کا دین اختیار کیا- یہ مزدک ایک فرزانہ آدمی باشندہ نیشاپور تھا اور اُسنے ایک مذہب ایجاد کیا تھا جو زردشت کے مذہب سے بالکل مخالف تھا اور ایک کتاب اپنا نامی پیش کی تھی جسکے لئے کہتا تھا کہ یہ میری شریعت کی کتاب ہے اوسکے مسائل کا خلاصہ یہ ہے کہ جہانکے دو صانع ہین- ایک نیکی کا موجد او دوسرا بدی کا فاعل اور لوگون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ نوشیروان ایران کے اوس شاہی خاندان کا اونیسوان بادشاہ
تہا جو بہ لقب ساسانی مشہور ہے۔ اس خاندان کو اسکے مورث اعلی ارد
شیر بابکان نے اوسکے جلوس سے تین سو برس پہلے یعنی قریب ۲۲۶ء
کے ایران مین قایم کیا تہا نوشیروان نے اڑتالیس (۴۸) برس فرمانروائی کی اور
اوسکے بعد بہتر برس تک اور اوسکے خاندان سے لوگ ایران مین حکمران ہوئے آخری
اوسکا یزدجرد تہا جسکے تخت نشین ہوتے ہی ایران مین بڑے بڑے
انقلاب واقع ہو چکے تہے اور بادشاہون کے جلد جلد تغیر ہو جانے سے
کہ یہ ایک علامت فارسیون کی زوال کی تہی سلطنت کی قوت مین ضعف
آگیا تہا اوس خوفناک حالت مین یزدجرد نے بیس برس حکومت کی آخر
سنہ ۳۱ ہجری مطابق ۶۵۱ء و موافق سمت ۷۰۸ مین وہ مسلمانون کے
غلبہ سے خارج السلطنت ہو کر عالم ناکامی مین ایک دشمن کے ہاتہہ سے مارا گیا
اور ساسانیون کی سلطنت اختتام کو پہونچی۔ یہ مختصر ذکر نوشیروان کے خاندان کا تہا

خلافت صادر شد و از حضرت علیک امیر المومنین و منشور نیابت بتشریف خطاب سید السلاطین مشرف گشت و بتواتر تشریفات و نوازش تجلعت ہائے درگاہ خلافت از طیلسان و علم و خاتم و سیف و موزی بہ جہانیان مفاخرت و مباہات حاصل آمد این سریرت آن بود کہ بذکر این مواہب کہ کردہ شد از ہزار یکے و از بسیار اندکے شکر منعم بحقیقت گزاردہ شود۔ دیگر۔ آن کسانیکہ طالب خیر و سعادت باشند این راکہ بخوانند بدانند کہ این طریق مستحسن است و مروت مقتضی این است کہ باتباع آن توفیق یابند ایشان بعمل خود مثاب گردند و مابدلالت خیر ماجور

الدال علی الخیر کفاعلہ

تمام شد

خاتمہ در بیان بعضی احوال سلطان فیروز شاہ نور اللہ مرقدہ

واضح باد کہ سلطان فیروز شاہ معروف بفیروز باربک پسر عم سلطان محمد شاہ تغلق بود و پدرش رجب سالار کہ نامش بوجہ اختیار درویشی تا حال در ہندوستان مشہور است بعد وفات تغلق در سنہ هفتصد و پنجاه و دو هجری بر سریر سلطنت

طریق و رسم صاحب دولت آنست	که بنوازند مردان نکو را
وگر چون عمر آن کس منقضی شد	نکو دارند فرزندان او را

از اصحاب شغل کسانیکه جایے و مرتبه داشتند چون بتقدیر الله تعالی از دار غرور بسرای سرور شدند آن شغل و جاه بفرزندان شان مقرر داشتیم بنوعیکه از پدران در منزلت و نعمت شان باشند و در آن مرتبه نقصان راه نیابد قطعه

رسم آئین پادشاهان است	که خردمند را عزیز کنند
وز پس عهد او وفاداری	باخردمند زاده نیز کنند

دیگر بزرگترین و بهترین دولت که واهب الملک جل جلال و عم نواله این بنده را بخشیده آنست که با طاعت و اخلاص و دولت خواهی و امتثال امر حضرت خلافت پناهی ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم که صحت سلطنت بدان ثابت است و درست نباشد تا خود را انجاومی حضرت مشرف نگرداند و امضی ازان درگاه مقدسه نیابد توفیق داد تا اعتقاد بدین رسوخ پیوست و از حضرت مقدسه دار الخلافه مناشیر باذن مطلق و نیابت

ابیات

نام نیکو طلب کہ گنج سخا	بہتر از گنج خواستہ صد بار
یک ثنا بہ کہ صد ہزار گنج	یک دعا بہ کہ مال صد خروار

دیگر بعنایات حق تواضع فقرا و مساکین و استمالت قلوب ایشان و ردول ما تمکن یافت تا ہر جا کہ فقیرے و گوشہ نشینے یافتیم برائے ملاقات او قدم زدیم و بدعا استمداد نمودیم تا قضیات نعم الامیر بباب الفقیر اکتساب کردہ شود و دیگر ہر کہ از اہل دولت عمر طبعی بکمال رسید و معمر گشت بعد ترتیب وجہ معاش او اجازت دادیم و نصیحت کردیم تا ورا استعداد آخرت مشغول گردد و از منکرات شرع و دین کہ در جوانی ارتکاب نمودہ باشد تائب گردد و از دنیا اعراض کند و بہ امور آخرت روئے آرد ۔ رُباعی

چون پیر شدی کار جوان نتوان کرد	پیری لیست نہ کافری نہان نتوان کرد
در ظلمت شب ہر آنچہ کردی کردی	در روشنی روز ہمان نتوان کرد

دیگر ۔ بر قضیہ آنکہ قطعہ ۔

بیرون رفته گفتیم تا هر که حجت ملک دارد در دیوان شرعی بیارد بعد ثبوت دیهی
و زمینیکه متصرف در آورده و جز آن هر چه مملوک باشد متصرف شود بحمد الله
و توفیقه بدین فضیلت موفق شدیم و حقوق بمستحقین رسید دیگر ترغیب
اهل ذمه بسوی دین هدی توفیق یافتیم و باعلام گفتیم هر که از کفار
کلمه توحید گوید و دین اسلام پذیرد چنانکه در دین مصطفی صلی الله علیه
و آله و اصحابه وسلم آمده است جزیه از و دور کنند صیت آن بگوش عام
رسید فوج فوج و جماعت جماعت هنود آمدند و بشرف اسلام مشرف
شدند و همچنین الی یومنا هذا از اطراف می آیند و ایمان می آرند و جزیه
از ایشان دور میشود و بانعامات و تشریفات مخصوص می گردند الحمد لله
رب العالمین دیگر از مواهب الٰہی آنست که عرض و مال بندگان خدا تعالی
در عهد دولت ما در امن و امان محروس و مصئون بباشند و روا نمیداریم
که قلیل و کثیر و نقیر و قطمیر از ملک هیچ کسی کشیده شود و بسیار مردم مغوی
سعایت نمودند که فلان تاجر چندین لک و فلان عامل چندین لک ازد
ست عمیت از تعزیرات و سیاسات زبان کوتاه کردیم تا از شر این طایفه
تخریب تحت سر آئینه بدین شفقت همگنان مخلص و دستدار ما شدند

بنا کردیم تا از خاص و عام هر کرا مرضی طاری میشود و برنجی مبتلا می گردد
آنجا بیاید اطبا حاضر می باشند تا تشخیص مرض کنند و علاج و پرهیز فرمایند
و دوای آن بدهند وجه دوا و غذا از سهام اوقافها بدهند جمهور
مریضان از مقیم و مسافر و وضیع و شریف و احرار و عبید آنجا می آیند و
معالجه ایشان میشود از فضل و کرم حق شفا می یابند دیگر از حضرت ذوالجلال
و قادر بر کمال این بنده عاصی توفیق یافت که اشخاصیکه در عهد بندگان
مغفور مرحوم محمد شاه السلطان طاب ثراه که خداوندگار و مخدوم و مربی
من بود بتقدیر الله تعالی کشته شده بودند و کسانیکه اعضای ایشان از چشم
و بینی و دست و پا ناقص گشته ورثه ایشان را از قبل پادشاه مغفور مرحوم
استرضا نموده هر یکی را باموال راضی گردانیده خطوط خوشنودی موکد
بشهود و سند در صندوق کرده بدار الامان مقبره سلطان مغفور مرحوم نور الله
مرقده جانب سر داشته تا حق تعالی بکرم عمیم خویش آن مخدوم و مربی مرا
غریق رحمت گرداند و ایشان را از آن ولی نعمت ما از خزاین خویش
خوشنود کناد دیگر از عطایای الهی آنست که دیهها و زمینها و املاک
قدیم بوجوه در عهود ماضیه سلب شده بود و در دیوان از تصرف و املاک

پست گشته از سر مقبره مرمت کنانیده شد که او دولتخواه و حلال خوار بود
- دار الامان که مضجع و مرقد مخدومانست درها از چوب صندل ساخته و بر قبور
آن خداوندگاران از پرده‌های در قنادیل کعبه سایبان افراخته مصالح این مرمت
و عمارات این مقابر و مدارس از اوقاف قدیم ایشان مستقیم داشته شد
- و در جاییکه پیش ازین وجهی معین بود برای صادر و وارد فرش و روشنایی
و اسباب که درخور آن مقام باشد و دیهای معین کرده شد که محصول
دایم آنجا خرچ شود و همچنین جهان پناه که بنای سلطان محمد شاه
مغفور مرحوم است که خداوند ولی نعمت ما بود من بنده پرورده و برآورده
اویم معمور داشته شد و همچنین مجموع حصارها که بنا کرده سلاطین ماضیه
که در مملکت دهلی است جمله را مرمت کرده شد دیگر در مدارس و مقابر و مزارهای
سلاطین ماضیه که مشایخ کبار برای صادر و وارد و اسباب که در آن مقامهای
متبرکه درکار بود دیهها و زمینها از اوقاف قدیم ایشان مستمر و جاری داشتیم
و زیادت آنکه در جایی که هیچ از اوقاف و جز آن معین نبود معین کردیم تا علی الدوام
و در آن محل خیر قایم باشد و آینده و رونده و ارباب علوم و اصحاب معارف
بجا ساینده ایشان ما را بدعای خیر یاد کنند دیگر حق تعالی میسر گردانید که دار الشفا

آنجا گنبد و چبوتره و سور از پخته عمارت کرده شد - و مقبره سلطان رکن الدین
پسر سلطان شمس الدین که در ملک پور است محوطه مرتب کرده گنبد جدید بر آورده
و خانقاه عمارت کرده شد - و مقبره سلطان جلال الدین خلجی را مرمت کرده دروازه
جدید عمارت کرده شد - و مقبره سلطان علاء الدین خلجی را مرمت کرده از چوب صندل دربا
بلتهاده و دیوار آبدارخانه و دیوار غربی مسجد که درون مدرسه است نیز فرش تا شیب مرمت
کرده شد - و مقبره سلطان قطب الدین خلجی و فرزندان علاء الدین خلجی خضر خان
و شادی خان و فرید خان و سلطان شهاب الدین خلجی و سکندر خان و محمد خان
و عثمان خان و نبسگان و فرزندان نبسگان او را مقابر از سر نو مرمت کرده شد
و درهای گنبد جعفریهای مقبره سلطان المشایخ حضرت نظام الحق والدین
محبوب الهی قدس الله سره العزیز هم از صندل ساخته و قندیلهای زرین
بازنجیرهای زر در چهار زاویه گنج گنبد آویخته و جماعت خانه جدید بنا کرده که آنچنان
پیش ازین آنجا نبوده - و مقبره ملک تاج الملک کافوری که وزیر بزرگ سلطان
علاء الدین خلجی بود و عقل و کیاست وافر داشت بسیار ملکها گرفته بود که در آنجا
پای اسپان سلاطین ماضیه نرسیده بود و خطبه سلطان علاء الدین خلجی جاری
کرده بود و پنجاه و دو هزار سوار داشت مزار او زمین برابر شده بود و مقبره

درہا و طاقہا و زینہا از چوب صندل ساختہ و مشارہ سلطان معز الدین
سام راکہ از حادثہ برق افتادہ بود بہتر از انکہ بود و از ارتفاع قدیمی
بلند تر مرمت کردہ شد و حوض شمسی کہ در آمد ہاے آب را مردمان بیدیانت
از بالا بستہ بودند و در آمد آب منقطع شدہ بود آن متخاسران نا حفاظ را
بتعزیرات زجر کردیم و در آمد ہاے آب بستہ بکشادیم و حوض علائی
کہ انباشتہ و بے آب شدہ بود و خلق شہر درون حوض زراعت
میکردند و چاہ ہا کافتہ بودند و آب ازان چاہ ہامے فروختند بعد
قرن حفر کردیم تا غدیر عظیم از سال تا سال دیگر پر می شود و ہمچنین
مدرسہ سلطان الدنیا والدین التمش رضی اللہ عنہ را محلہاے کہ
انہدام پذیرفتہ بود عمارت کردہ درہا از چوب صندل نہادیم و
ستونہاے مقبرہ کہ افتادہ بود بازبہتر ازانکہ بود راست کردیم و صحن
[illegible] وقت بنا گچ نکردہ بودند آنرا گچ کردہ شد و در گنبد نردبان
[illegible] شدہ زیادہ کردہ شد و در چہار برج بہشتی بان ریختہ
[illegible] سلطان معز الدین پسر سلطان شمس الدین
[illegible] ست چنان مندرس شدہ بود کہ گورہا پیدا نبود

والحمد لله علی الاسلام ۔ و بعضے از مواهب الٰهی که این بنده
بیچاره را عطا کرد بر تشیید مبانی خیرات توفیق داد بسی مساجد مدارس و خوانق
بنا کردیم تا علما و مشایخ و زهاد و عباد دران مقام ها معبود بحق را
عبادت کنند و بانی خیر را به عا مدد نمایند و حفر انهار و غرس اشجار و وقف
اراضی بر نهج شرع متفق و مجمع علیه است و در ملت اسلام علمای
شریعت را در وے اجماع است و در وے شکے و شبهه نه او را بتعین سهام
مصارف معین گردانید تا همیشه حاصل آن به بندگان خدا برسد
ذکر آن مشروحا در وقف نامه مذکور است دیگر از مواهب الٰهی یکے
آنست که عمارات و بناهاے گزشتگان سلاطین ماتقدم و امراے
ماضیه که بمرور ایام و کرور اعوام خلل پذیر رفته بود بمرمت و عمارت
مشغول گشتیم و استحکام آن را بر عمارت خود مقدم داشتیم چنانچه
مسجد جامع دهلی قدیم که بناے سلطان سام است از جهته قدم
بنا که محتاج مرمت و تعمیر شده بود چنان مرمت کرده شد که بنا زگی
استحکام بگرفت و مقبره سلطان معز الدین سام را که دیوار غربی و
تخته ها در کهنه و فرسوده شده بود هم نو کرده آمد و بجاے چوب

استعمال می کردند و بندہاے تیغ و حلیہ ترکش از زر و مرصع می ساختند
آنرا منع کردہ حلیہ سلاح خود از استخوانہاے شکاری ساختیم و باستعمال
اوانی کہ در شرع مباح است اقتصاد کردیم دیگر در ایام سابقہ رسم
و عادات بودین کہ جامہا مصور میکردند و بر وجہ تشریف از درگاہ سلاطین
مردم را می پوشانیدند و ہم چنین بر لگام زین و قلادہ مرکب و مجمرہاے
عود و در طاس و قدح و کوزہ و طشت و آفتابہ و در خیمہا و پردہا و تخت
و کرسی و سایر آلات و ادوات صورت می نگاشتند و تمثال میساختند
بہدایت ربانی و عنایت سبحانی گفتیم حلیہ صورت و تمثال از جمیع این چیزہا
دور کنند و انچہ محظور شرع نیست و جایز و مباح است بسازند صورت
و تماثیل کہ از در و دیوار و قصور تصویر میکردند فرمودیم تا جملہ را محو کنند
دیگر پیش ازین اکثر لباس بزرگان از ابریشم و زر دوزیہاے مغرق
و نامشروع بود حق سبحانہ تعالی توفیق داد ملبوسات ہم چنان شد کہ در
شرع محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مباح است و علم ہاے زر دوزی
و کلاہ و زربفت کہ عرض آن بقدر چہار اصابع زیادت نباشد اختیار
افتاد و انچہ نامشروع و ناجایز و منکر و منہی شرع بود دور کردہ شد

نام نہادیم این زمان بجائیکه کافران مرماک معبد اصنام ساخته
بودند از فضل باری جل و علا مسلمانان معبود بحق را سجده میکنند و تکبیر
واذان و جماعت قایم میدارند و آنجا که کفار مسکن ساخته بودند مسلمانان
ساکن و متوطن گشتند بکلمه لا اله الا الله محمد الرسول الله ذاکر در طلب اللیالی
می باشند والحمد لله علی الا اسلام دیگر اخبار کردند که در موضع صالح پور
بتخانه جدید بعضے از ہنود عمارت کرده اند و بت پرستی می کنند آنجا نیز
کسان فرستادیم که بتخانه خراب کنند و نیز آن اشخاص را که در گمراہی اصرار
نموده بودند دفع کردیم دیگر آنکه در قصبه گوہانه بعضے از ہنود بتخانه جدید
ساخته اند و جماعتے از مشرکان جمع می شدند و بت پرستی میکنند ایشان را
گرفته پیش ما آوردند کسانیکه ایشان بنیاد فساد بودند فرمودیم تا از حال
ضلال شان ندا کنند و پیش در سرا ے اعلے بکشتند و کتابهاے کفر و
بتان و اسباب بت پرستی که با ایشان آورده بودند گفتیم تا در نظر عامه
خلق در مقام سیاست بسوزند و دیگران را بتهدیدات و تعزیرات منع شد
تا انتباه دیگران باشد و ہیچ ذمی در دار اسلام این جرات نتواند کرد
دیگر در عہود ماضیه معتاد شده بود اوانی زر و نقره بوقت خرچ مائده

دال وسلم احداث بتخانہ روا نباشد بتوفیق حق جل وعلا آن بناہای
فاسد ایشان راخراب کردیم وائمہ کفر که دیگران را اضلال می کردند بکشتیم
وعوام ایشان را بتعزیرات زجر کردیم تا این فساد بکلی افتاد وازانکها
یکے آنست که در موضع ملوہ وقیست که آنرا گیندی گویند بتخانہا
ساختہ بودند وجماعتے از ہنود باتباع دررو زمعین بعتا ویک دیگر
سواران با اسلحہ در گستوان ہاے بسیار زنان وبچگان ایشان پالکی
وگردون سوار ہزاران ہزار جمع می شدند وبت پرستی می کردند درین
فساد چنان غلو کردہ بودند که اہل بازار انواع نعتہا در انجا می بردند
بازارے کردہ میفروختند طایفہ مسلمانان بیدین بہواے نفس در اجتماع
ایشان ساہم می شدند چون این کیفیت بسمع مارسید بتوفیق ربانی
وتائید سبحانی خود برائے دفع این فساد که مضرت آن در دین اسلام
سرایت می کرد عزم کردیم ودر روزیکہ ایشان جمع می شدند آنجا رفتیم
واشخاصیکہ پیر ایشان بودند اغوا واضلال بیکر وند فرمودیم تا آنہارا
بکشند وسایر ہنود را تعزیرات معولم منع کردیم وبتخانہ را خراب کردیم وآنجا
مسجد بر آوردیم وقصبات معمور گردانیدیم یکے تغلق پور دوم سالار پور

نام نهادیم این زمان بجائیکه کافران مرماک معبد اصنام ساخته
بودند از فضل باری جل و علا مسلمانان معبود برحق را سجده میکنند و تکبیر
واذان و جماعت قایم میدارند و آنجا که کفار مسکن ساخته بودند مسلمانان
ساکن و متوطن گشتند بکلمه لا اله الا الله محمد الرسول الله ذاکر و رطب اللسان
می باشند والحمد لله علی الا اسلام دیگر اخبار کردند که در موضع صالح پور
بتخانه جدید بعضے از ہنود عمارت کرده اند و بت پرستی می کنند آنجا نیز
کسان فرستادیم که بتخانه خراب کنند و نیز آن اشخاص را که در گمراہی اصرار
نموده بودند دفع کردیم دیگر آنکه در قصبه گوہانه بعضے از ہنود بتخانه جدید
ساخته اند و جماعتے از مشرکان جمع می شدند و بت پرستی میکنند ایشان را
گرفته پیش ما آوردند کسانیکه ایشان بنیاد فساد بودند فرمودیم تا از حال
ضلال شان ندا کنند و پیش در سرائے اعلے بکشند و کتابہائے کفر و
بتان و اسباب بت پرستی که با ایشان آورده بودند گفتیم تا در نظر عامه
خلق در مقام سیاست بسوزند و دیگران را بتہدیدات و تعزیرات منع شد
تا انتباه دیگران باشد و ہیچ ذمی در دار اسلام این جرات نتواند کرد
دیگر در عہود ماضیه معتاد شده بود ادائی زر و نقره بوقت خرچ مانده

وآلہ وسلم احداث بتخانہ روا نباشد بتوفیق حق جل وعلا آن بناہاے فاسد ایشان راخراب کردیم وائمہ کفر کہ دیگران را اضلال می کردند بکشتیم وعوام ایشان راتعزیرات زجر کردیم تا این فساد بکلی افتاد واز انجملہ یکے آنست کہ در موضع ملوہ موضعیت کہ آنرا گکنید می گویند بتخانہا ساختہ بودند وجماعتے از ہنود با اتباع ورروز معین بعادیک دیگر سواران با اسلحہ وبرگستوان ہاے بسیار زنان وبچگان ایشان پالکی وگردون سوار ہزاران ہزار جمع می شدند وبت پرستی می کردند واین فساد چنان غلو کردہ بودند کہ اہل بازار انواع نعمتہا در انجا می بردند وبازارے کردہ میفروختند طائفہ مسلمانان بیدین بہواے نفس در اجتماع ایشان ساہم می شدند چون این کیفیت بسمع مارسید توفیق ربانی وتائید سبحانی خود براے دفع این فساد کہ مضرت آن در دین اسلام سرایت می کرد عزم کردیم ودر روزیکہ ایشان جمع می شدند تا آنجا رفتیم واشخاصیکہ پیر ایشان بودند واغوا واضلال بیکر وندفرمودیم تا آنہا را بکشتند وسایر ہنود را تعزیرات معولم منع کردیم وبتخانہ را خراب کردیم وانجا مسجد آوردیم وقصبات معمور گردانیدیم یکے تعلق پوزدوم سالارپور

نام نهادیم این زمان بجائیکه کافران مرماک معبد اصنام ساخته
بودند از فضل باری جل و علا مسلمانان معبود برحق را سجده میکنند و تکبیر
داذان و جماعت قایم میدارند و آنجا که کفار مسکن ساخته بودند مسلمانان
ساکن و متوطن گشتند بکلمه لا اله الا الله محمد الرسول الله ذاکر و رطب اللسان
می باشند والحمد لله علی الا اسلام دیگر اختیار کردند که در موضع صالح پور
بتخانه جدید بعضے از هنود عمارت کرده اند و بت پرستی می کنند آنجا نیز
کسان فرستادیم که بتخانه خراب کنند و نیز آن اشخاص را که در گمراهی اصرار
نموده بودند دفع کردیم دیگر آنکه در قصبه گوہانه بعضے از هنود بتخانه جدید
ساخته اند جماعتے از مشرکان جمع می شدند و بت پرستی میکنند ایشانرا
گرفته پیش ما آوردند کسانیکه ایشان بنیاد فساد بودند فرمودیم تا از حال
ضلال شان ندا کنند و پیش در سرای اعلے بکشند و کتابهای کفر و
بتان و اسباب بت پرستی که با ایشان آورده بودند گفتیم تا در نظر عامه
خلق در مقام سیاست بسوزند و دیگران را بتهدیدات و تعزیرات منع شد
تا انتباه دیگران باشد و ہیچ ذمی در دار اسلام این جرات تواند کرد
دیگر در عهود ماضیه معتاد شده بود اوانی زر و نقره بوقت خرچ مائده

وآلہ وسلم احداث بتخانہ روا نباشد بتوفیق حق جل وعلا آن بناہاے
فاسد ایشان را خراب کردیم وائمہ کفر کہ دیگران را ضلال می کردند بکشتیم
وعوام ایشان را بتعزیزات زجر کردیم تا این فساد بکلی افتاد واز انجا
یکے آنست کہ در موضع ملوہ حقیقت کہ آنرا گیندی گویند بتخانہا
ساختہ بودند وجماعتے از ہنود با اتباع در روز معین بعتاویک دیگر
سواران با اسلحہ در گستوان ہاے بسیار زنان وبچگان ایشان پالکی
وگردون سوار ہزاران ہزار جمع می شدند وبت پرستی می کردند واین
فساد چنان غلو کردہ بودند کہ اہل بازار انواع نعمتہا در انجا می بردند و
بازارے کردہ میفروختند طائفہ مسلمانان بیدین بہواے نفس در اجتماع
ایشان منضم می شدند چون این کیفیت بسمع ما رسید بتوفیق ربانی
وتائید سبحانی خود براے دفع این فساد کہ مضرت آن در دین اسلام
سرایت می کرد عزم کردیم و در روز یکہ ایشان جمع می شدند آنجا رفتیم
وانجماعہ کہ سر ایشان بودند داعوا واضلال نمیکردند فرمودیم تا آنہا را
کشتند وسایر ہنود را بتعزیرات موکم منع کردیم وبتخانہ را خراب کردیم وآنجا
سوم آنکہ روبہ تعصبات مسجد گردانیدیم یکے تغلق پور دوم سالار پور

هر دو را بقید و زنجیر سیاست فرمودیم و دیگران را توبه و انابت
امر کردیم و هر یکی را بطرف شهرے جلا کردیم تا شر این جمع پریشان دفع
شد دیگر در شهر دهلی شخصے رکن نام لقب مهدی گفته که مهدی
آخر الزمان منم مرا علم لدنی حاصل شده است و من از هیچ
کسے تعلیم و استفاده نکرده ام و اسماے جمیع مخلوقات که آن جز
آدم نبی علیه السلام هیچ پیغمبرے را علم نبوده است مرا معلوم
شده است و اسرار علم حروف که بر هیچکس مکشوف نبود بر من کشف
گردیده و بر ین ادعا کتابها نوشته و خلق را در غوایت و ضلالت
استدعا نموده و گفته که رکن الدین رسول الله منم و درین سخن مشایخ
بیش ما گواهی دادند که اینچنین گفته و ما از و شنیدیم چون او را پیش ما
آوردند از حال ضلال و اضلال او استفسار کردیم بدین عیبت
و ضلالت مقر بود علماے دین گفتند او کافر شده است مباح الدم
گشته چون این فتنه و ... ثبت او در اسلام و اهل
... آن اهما ... او والله

تا شر آن طائفہ بعنایت ربانی بکلی مندفع شد دیگر طائفہ ملحدان
و اباحتیان جمع شدہ بودند و خلق را بالحاد و اباحت دعوت میکردند
و در شبے بمقامی معین جمع میشدند از مردمان محرم و غیر محرم و طعام و شراب
در میان می آوردند و می گفتند این عبادت است و صورتے
ساختہ مردمان را درین فعل می آوردند کہ پیش آن صورت سجدہ بکنند
و زنان و مادران و خواہران یکدیگر کہ دران شب جمع می آوردند
جامۂ ہر کہ بر دست کسے از ایشان می افتادے با او زنا کردے
پیران آن ایشان شیعہ بودند سرہا بریدم و دیگران را حبس و جلا تعزیر
فرمودم تا شر ایشان از حوزۂ اسلام بکلی مندفع گشت و دیگر قومے
بلباس دہریہ و ترک و تجرید مردمان را گمراہ میکردند و مرید می ساختند
و کلمات کفر می گفتند آن گمراہان را احمد بہاری نام مرشدے بود در
شہر ساکن و طائفہ از بہار او را خدا می گفتند آن جماعت را مقید و
مسلسل نزد ما آوردند کہ او صاحب نبی میکند و میگویند کسیکہ نہ حرم بودہ
پنجہ حلاوت نبوت او باشد و از مریدان او یکے میگفت کہ در دہلی خدا
طلوع شدہ است یعنے احمد بہاری چون این معنی بر ایشان ثابت شد

هر دو را بقید و زنجیر سیاست فرمودیم و دیگران را توبه و انابت امر کردیم و هر یکے را بعضے شہرے جلا کردیم تا شر این جمع پریشان دفع شد دیگر در شہر دہلی شخصے رکن نام لقب مہدی گفتہ کہ مہدی آخر الزمان منم مرا علم لدنی حاصل شدہ است و من از پیش کسے تعلیم و استفادہ نکردہ ام و اسمائے جمیع مخلوقات کہ آن جز آدم نبی علیہ السلام ہیچ پیغمبرے را علم نبودہ است مرا معلوم شدہ است و اسرار علم حروف کہ بر ہیچکس مکشوف نبود بر من کشف گردیدہ و برین ادعا کتابہا نوشتہ و خلق را در غوایت و ضلالت استدعا نمودہ و گفتہ کہ رکن الدین رسول اللہ منم و برین سخن شایح بیش ما گواہی دادند کہ اینچنین گفتہ و ما از و شنیدیم چون او را پیش ما آوردند از حال ضلال و اضلال او استفسار کردیم بدین عیبت و ضلالت مقر بود علمائے دین گفتند او کافر شدہ است مباح الدم گشتہ چون این فتنہ و فساد از نفس خبیث او در اسلام و اہل سنت و جماعت پیدا گشتہ اگر در دفع آن اہمال ورزیدہ معاذ اللہ چنان سرایت کند کہ بسیار مسلم گمراہ شوند و از دین اسلام برگردند

تا شر آن طائفه بعنایت ربانی بکلی مندفع شد دیگر طائفه ملحدان
و اباحتیان جمع شده بودند و خلق را بالحاد و اباحت دعوت میکردند
و در شبے بمقامی معین جمع میشدند از مردمان محرم و غیر محرم وطعام وشراب
در میان می آوردند و می گفتند این عبادت است و صورتے
ساخته مردمان را درین فعل می آوردند که پیش آن صورت سجده بکنند
و زنان و مادران و خواهران یکدیگر که دران شب جمع می آوردند
جامۂ هر که بر دست کسے از ایشان می افتادے با او زنا کردے
پیران ایشان شیعه بودند سرها بریدم و دیگران را حبس وجلا و تعزیر
فرمودم تا شر ایشان از حوزهٔ اسلام بکلی مندفع گشت دیگر قومے
بلباس دهریه و ترک و تجرید مردمان را گمراه میکردند و مرید می ساختند
وکلمات کفر می گفتند آن گمراهان را احمد بهاری نام مرشدے بود در
شهر ساکن وطایفه از بهار او را خدا می گفتند آن جماعت را مقید و
مسلسل نزد ما آوردند که او صحب نبی میکند و میگوید کسیکه نه حرم بوده
چه حلاوت نبوت او باشد واز مریدان او یکے میگفت که در دهلی خدا
طالع شده است یعنے احمد بهاری چون این معنی بر ایشان ثابت شد

هر دو را بقید و زنجیر سیاست فرمودیم و دیگران را توبه و انابت
امر کردیم و هر یکی را بهر شهری جلا کردیم تا شر این جمع پریشان دفع
شد دیگر در شهر دهلی شخصی رکن نام لقب مهدی گفته که مهدی
آخر الزمان منم مرا علم لدنی حاصل شده است و من از هیچ
کسی تعلیم و استفاده نکرده ام و اسمای جمیع مخلوقات که آن جز
آدم نبی علیه السلام هیچ پیغمبری را علم نبوده است مرا معلوم
شده است و اسرار علم حروف که بر هیچکس مکشوف نبود بر من کشف
گردیده و برین ادعا کتابها نوشته و خلق را در غوایت و ضلالت
استدعا نموده و گفته که رکن الدین رسول الله منم و درین سخن مشایخ
پیش ما گواهی دادند که اینچنین گفته و ما از و شنیدیم چون او را پیش ما
آوردند از حال ضلال و اضلال او استفسار کردیم بدین بحث
و ضلالت مقر بود علمای دین گفتند او کافر شده است مباح الدم
گشته چون این فتنه و فساد از نفس خبیث او در اسلام و اهل
سنت و جماعت پیدا گشته اگر در دفع آن اهمال رود معاذ الله
چنان سرایت کند که بسیار مسلم گمراه شوند و از دین اسلام بگردند

تا شر آن طائفه بعنایت ربانی بکلی مندفع شد و دیگر طائفه ملحدان
و اباحتیان جمع شده بودند و خلق را بالحاد و اباحت دعوت میکردند
و در شبی بمقامی معین جمع میشدند از مردمان محرم و غیر محرم و طعام و شراب
در میان می آوردند و می گفتند این عبادت است و صورتی
ساخته مردمان را درین فعل می آوردند که پیش آن صورت سجده بکنند
و زنان و مادران و خواهران یکدیگر را دران شب جمع می آوردند
جامه هر کس بر دست کسی از ایشان می افتادی با او زنا کردی
پیران ایشان شیعه بودند سرها برید م و دیگران را حبس و جلا تعزیر
فرمودم تا شر ایشان از حوزه اسلام بکلی مندفع گشت و دیگر قومی
بلباس دهریه و ترک و تجرید مردمان را گمراه میکردند و مرید می ساختند
و کلمات کفر می گفتند آن گمراهان را احمد بهاری نام مرشدی بود در
شهر ساکن و طائفه از بهار او را خدا می گفتند آن جماعت را مقید و
... زنا آورند که مذهب نبی میکند و میگوید کسیکه نه حرم بوده
... باشد و از مریدان او یکی میگفت که در دهلی خدا
...

هر دو را بقید و زنجیر سیاست فرمودیم و دیگران را توبه و انابت امر کردیم و هر یکی را بطرف شهرے جلا کردیم تا شر این جمع پریشان دفع شد دیگر در شهر دهلی شخصے رکن نام لقب مهدی گفته که مهدی آخر الزمان منم مرا علم لدنی حاصل شده است و من از پیش کسے تعلیم و استفاده نکرده ام و اسماے جمیع مخلوقات که آن جز آدم نبی علیه السلام هیچ پیغمبرے را علم نبوده است مرا معلوم شده است و اسرار علم حروف که بر هیچکس مکشوف نبود بر من کشف گردیده و برین ادعا کتابها نوشته و خلق را در غوایت و ضلالت استدعا نموده و گفته که رکن الدین رسول الله منم و درین سخن شایخ بیش با گواهی دادند که اینچنین گفته و ما از و شنیدیم چون او را پیش ما آوردند از حال ضلال و اضلال او استفسار کردیم بدین عیب و ضلالت مقر بود علماے دین گفتند او کافر شده است مباح الدم گشته چون این فتنه و فساد از نفس خبیث او در اسلام و اهل سنت و جماعت پیدا گشته اگر در دفع آن اهمال و هید معاذالله چنان سرایت کند که بسیار مسلم گمراه شوند و از دین اسلام بگردند

تا شر آن طایفه بعنایت ربانی بکلی مندفع شد دیگر طایفه ملحدان
و اباحتیان جمع شده بودند و خلق را بالحاد و اباحت دعوت میکردند
و در شبی بمقامی معین جمع میشدند از مردمان محرم و غیر محرم و طعام و شراب
در میان می آوردند و می گفتند این عبادت است و صورتی
ساخته مردمان را درین فعل می آوردند که پیش آن صورت سجده بکنند
و زنان و مادران و خواهران یکدیگر که دران شب جمع می آوردند
جامه هر که بر دست کسی از ایشان می افتادی با او زنا کردی
پیران ایشان شیعه بودند سرها بریدم و دیگران را حبس و جلا و تعزیر
فرمودم تا شر ایشان از حوزه اسلام بکلی مندفع گشت دیگر قومی
بلباس دهریه و ترک و تجرید مردمان را گمراه میکردند و مرید می ساختند
و کلمات کفر می گفتند آن گمراهان را احمد بهاری نام مرشدی بود
شهر ساکن و طایفه از بهار او را خدا می گفتند آن جماعت را مقید
مشاغل تزویر آوردند که صحبت نبی میکند و میگوید کسیکه نه حرم
چه حلاوت نبوت او باشد و از مریدان او یکی میگفت که در دهلی
طالع شده است یعنی احمد بهاری چون این معنی بر ایشان ث

و معادن و بر وجہی کہ جمع کردن آن بہ حکم کتاب درست نباشد
بہیچ وجہ در بیت المال جمع نکنند دیگر آنست کہ پیش ازین رسم
و عادات با فشاے بدعت چنین شدہ بود کہ از غنایم چہار خمس بدیوان
جمع می کردند و خمس بغانمان میدادند و حکم شرع این ست خمس
در بیت المال جمع کنند و چہار خمس بغانمان قسمت کنند و بدہند در حکم این
عکس تمام راہ یافتہ بود و چون حکم بر قسمت شرع نشود این غنایم را
ہر کہ تصرف کند مرتکب حرام شدہ باشد ہر بردہ کہ از و فرزند زاید لذا
باشد براے دفع این گفتم کہ خمس در بیت المال جمع کنند و چہار خمس
بغانمان دہند دیگر شیعے مذہبان کہ ایشان را روافض میگویند بسبب رفض
شیوہ مردان زادہ دعوت میکردند و رسالہ ہا و کتابہا در مذہب پرداختہ و تعلیم و تدریس پیشہ
ساختہ بودند و جناب خلفاء راشدین و ام المومنین عائشہ صدیقہ و
جمع صوفیہ کبار رضی اللہ عنہم را سب صریح و شتم قبیح می گفتند و
لواطت میکردند و قرآن مجید را ملحقات عثمانی میخواندند ہمہ را گرفتیم
و بر ایشان ضلال و اضلال ثابت شد غالیان را سیاست فرمودیم
و دیگران را بتعزیر و تہدید تشہیر زجر کردیم و کتب ایشان را در ملاء عام سوختیم

گشتند نسیاً منسیاً گشته بود گفتم که برسم معهود چنانچه بود القاب
واوصاف همه در خطبه ها بخوانند و ایشان را بمغفرت یاد آرند بیت
چو خواهی که نامت بود جاودان * مکن نام نیک بزرگان نهان *
دیگراز ایادی هادی عز اسمه آنست که عهود ماضیه وجوهات باطله ناشروع
وحرام در بیت المال جمع می کردند چنان که منڈوی برگ و دلالت
بازارها و جرآری و امیری طرب و گلفروشی و حرته تنبول و جگی
غله ـ و نیلگری ـ و ماهی فروشی ـ و ندافی ـ و صابون گری ـ و ریسمان
فروشی ـ و روغن گری ـ و نخود بریان و تہ بازاری ـ و چهته قمارخانه
ـ و دادبیگی ـ و کوتوالی ـ و قصابی و کوزه خشت پزی و چراگی ـ و مصادرات
ـ این جمله را از دفاتر دیوان گفتم دور کنند و عمال ولایت هر که این
وجوهات را از خلق بستانند و جمع آرد بجزا و سزای آن برسد بیت
دل دوستان جمع بهتر که گنج ـ خزینه تهی به که مردم برنج ـ مالی که
از بیت المال جمع آید همان وجوهات که در شرع مصطفی صلی الله
علیه وآله وسلم آمده است وکتب دینیه بر آن ناطق است یکی خراج
اراضی عشور و زکوة و دیگر جزیه و دیگر ترکات و دیگر خمس غنایم

بعون عنایات سلطان زمن با تاجبخش پاکستان

رسالهٔ نایاب تواریخ مشتمل بر بعض حالات و قواعد
و ضوابط سلطنت حضرت سلطان فیروزشاه انار الله برهانه

موسوم به

فتوحات فیروزشاهی

که از زبان درفشان خود آن پادشاه عادل تحریر نموده است

در مطبع صوفی دهلی باهتمام سید حسین طبع شده